بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قضایائے امیر المومنینؑ

جس میں

مرشدنا و سیدنا مولانا و مقتدانا نقطہ دائرۃ المطالب امیر المومنینؑ
حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے تمام وہ مشہور فیصلہ جات
درج ہیں جو آپ نے خلافت ثالثہ کے دوران میں صادر فرمائے

مؤلفہ

منشی فاضل و مولوی فاضل سید ظفر حسن صاحب عاصی محدث امروہوی

جسے

سید صغیر حسن شمس زیدی الواسطی دہلوی نے اپنے
مطبع اثنا عشری دہلی میں طبع کرا کے شائع کیا

آیاتِ جلی فی شانِ مولانا علیؑ

جناب میرزا عبد علی بیگ صاحب مرحوم قزلباش کربلائی رئیس دلی نے اپنے مولا آقا اور مرشد مولانا علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے فضائل و مناقب میں یہ وہ بےمثل کتاب ترتیب دی ہے جسکو تائید باری کہنا بیجا نہ ہوگا یہ کتاب مستطاب جسکا نام آیاتِ جلی فی شانِ مولانا علیؑ ہے بلحاظ ترتیب و تلاش مضامین اپنی وضع میں بےمثل ہے اور موجودہ زمانے کی اس قسم کی دیگر تالیفات میں وہ ممتاز درجہ رکھتی ہے جیسے فوج میں افسر اور اسکو جملہ مناقب کی کتب پر فضیلت کیوں نہ ہو جبکہ استدلال میں خدائے پاک کے کلام کو پیش کیا جائے اس کتاب مستطاب میں قرآن مجید کی ان ۴۰۰ آیتوں کی شان نزول اور تفسیر موجود ہے جو حضرت امیر خیبر گیر کی مدح میں وارد ہوئی ہیں۔ لکھائی چھپائی اور عمدگی کاغذ کا اہتمام خاص طور سے کیا گیا ہے۔ ضخامت ۵۶۰ صفحہ قیمت دو روپیہ چار آنہ عہ/ ۲

تذکرۃ المعصومینؑ اردو

یہ کتاب تصنیفات سے جناب فاضل اجل عالم بے بدل جناب مولوی سید علی نقی صاحب مرحوم و مغفور جونپوری کی ہے اس کتاب میں جناب رسولخدا کی پیدائش سے لیکر دوازدہ امام چہاردہ معصوم علیہم الصلواۃ والسلام تک کے کل حالات ولادت و فضائل و مصائب و شہادت مندرج ہیں یہ کتاب چالیس پونڈ فی رم کاغذ کے وزن پر جو نہایت سفید ہے طبع ہوئی

قضیۂ ولا ابا حسن لہا

قضایائے امیر المومنین ع

۱۳۴۳ ہجری

مولفہ جناب مولوی سید ظفر حسن صاحب محدث امروہوی
الملقب بملا فاضل و منشی فاضل ہیڈ مولوی دام عزہ

بمطبع اثنا عشری دہلی باہتمام سید صغیر حسین طبع شد

ممتاز حسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین من یومنا ھذا الی یوم الدین اما بعد اس مختصر رسالہ میں امیر المومنین علیہ السلام کے وہ قضایا نقل کئے جائینگے جو آنحضرت نے عہد رسالت و زمانہ خلافت خلفائے ثلثہ اور اپنے ایام حکومت میں فیصل فرمائے اگرچہ وہ کل قضایا تو نہ معلوم کس قدر ہوں گے جو اس **دار القضا** میں فیصل ہوئے مگر میں صرف چند قضیئے مناقب ابن شہر آشوب سے بطور مشتے نمونہ از خروارے و قطرہ از دریائے ترجمہ کرکے ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں جنکو پڑھکر ہر ذی عقل اس کا فیصلہ کر سکے گا کہ جس دماغ نے ان گتھیوں کو سلجھایا اور جس عقل نے ان سخت گرہوں کو کھولا اس کی تعلیم و تربیت کس درسگاہ میں ہوئی ہوگی اور کس معلم کامل نے اپنے آغوش کمال میں پال کر اس مرتبہ کو پہنچایا ہوگا۔

اتنی بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ جس طرح ہر نبی و رسول کے لئے منصوص من اللہ

[illegible] ضروری ہے کہ اسکا علم وہبی ہو اور اپنے زمانہ کے
تمام لوگوں سے علم وفضل میں فائق وبرتر ہو کیونکہ اگر اسکا عنوان تعلیم وبلوغ علم اپنے
اہل عصر کے ہم پلہ ہوگا تو ہرگز ہرگز لوگ اسکا اتباع نکریں گے اور اسکی کوئی عزت ووقعت
ان کی نگاہ میں نہو سکے گی علاوہ بریں وہ خود تبلیغ کا کام انجام نہ دے سکے گا اور مصالح
عباد میں اسکی سعی وکوشش مثمر نہو سکے گی کیونکہ جو کچھ نتائج وہ اپنی قوت علمیہ سے برآمد
کریگا اس سے بہتر یا کم از کم اس کی برابر اور لوگ بھی اخذ کر سکیں گے پھر ایسی حالت
میں کیا فائدہ مترتب ہوگا اور کیونکر اس کے لئے یہ سزاوار ہوگا کہ اپنے کو فاضل اور دوسروں کو
مفضول قرار دیکر خواہ مخواہ اپنی تخصیص ان سے منوائے اور حاکم علی الاطلاق بن کر
اپنے اقوال واحکام کو واجب التقلید سمجھے جس قدر بحیثیت انسان ہونے اور مروجہ تعلیم
حاصل کرنے کے انکو خلافت ارض کا استحقاق حاصل ہے اسیطرح دوسروں کو بھی ہے
اسی لئے حکمت الٰہی کا اقتضا یہ ہوا کہ جو انبیاء ومرسلین ہیں انکی تعلیم دنیا کے کسی مدرسہ
میں نہو بلکہ ایک جداگانہ درسگاہ ان کے لئے مقرر کی جائے اور اس میں ان امور کی تعلیم
دیجائے جن کے پانے سے عقول عوام قاصر ہوں اور تاکہ ان برگزیدہ بندوں کا پایہ
علم میں جملہ اقران واہل عصر سے فوقیت لئے رہے بناء علیہ جو نبی یا مرسل خدا کی طرف سے
بھیجا گیا وہ علاوہ اپنی نبوت پر براہین قاطعہ ودلائل ساطعہ لانے کے اسرار وغوامض الٰہیہ
کا خزانہ بھی اپنے سینہ میں رکھتا لایا ہو تاکہ معاملات دینی ودنیوی میں خلیفہ خدا ہوکر اس کو
دوسروں کا دست نگر نہ بننا پڑے اور اوامر ونواہی الٰہی اور اس کی خوشنودی وناخوشی
کے اسباب۔ عبادت واطاعت کے طریقے۔ حسن معاشرت واصلاح تمدن کے
آئین بغیر کسی معلم کے سکھائے پڑھائے کماحقہ لوگوں کو تعلیم کر سکے اس سے عامۂ
خلائق پر اس کی حسن تدبیر ودانش وحکمت افقہیت واعلمیت کا پورا پورا اثر پڑے اور
اس کے ارشادات عزت کی نگاہ سے دیکھے جائیں اور لوگ یہ سمجھیں کہ بحقیقت افضل [illegible]

واکمل ہونے کے ہم سے زیادہ یہ خلافت ارضی کا مستحق ہے جن باتوں کو ہم نہیں جانتے
انکو یہ جانتا ہے جو کام ہم اپنی طاقت سے بالاتر خیال کرتے ہیں یہ اُسکو کرکے دکھا دیتا
ہے یہی پہلی وہ حجت تھی جس نے حضرت آدم علیہ السلام کے مقابل ملائکہ کو خاموش کردیا
کیونکہ جن چیزوں کو پیش خدا بتلا رہے تھے ملائکہ ان سے ناواقف تھے بہر حال
خداوند عالم اپنے مرسلین کے قلوب کے انوار علم سے منور کردیتا ہے اور وہ اسرار ان کے
اندر امانت رکھتا ہے جن کو کوئی دوسرا نہیں جان سکتا بلکہ وہ لوگ جو مکتب الہی کے
تعلیم یافتہ ہوتے ہیں بحکم خدا بجز اپنے وصی و نائب کے کسی اور شخص کو تعلیم نہیں کرسکتے
ورنہ انتظام عالم میں ابتری ہوجائے اس پر یہ بھی قیاس کرو کہ جو معجزہ کسی نبی یا رسول
کو دیا جاتا تھا وہ اس کے اہل عصر کے مذاق وخیال کے موافق ہوتا تھا کہ جن
امور میں انکو کمال وتبحر کا دعوی ہو نبی خدا یا تو اس کو باطل کرکے یا اس سے مافوق
طاقت وکمال دکھلا کر ان کے قلوب پر اپنی افضلیت کا سکہ جمائے اور لوگ اُس سے
عجائبات قدرت کو جو مافوق طاقت بشری ہوں مشاہدہ کرکے اس کی طرف رجوع کریں دیکھو
جس زمانہ میں فن سحر کی ناگنیں ہوا میں اڑتی تھیں جادو کے شعلے لپکتے تھے حضرت
موسی علی نبینا وعلیہ السلام کو وہ معجزہ کرامت فرمایا گیا جس سے ساری سحر کاریاں دم
بھر میں ہوا ہوگئیں اور ساحروں کا غرور وتکبر ناک کی راہ سے نکل گیا پھر ایک زمانہ ایسا
آیا کہ خوش الحانی کی بانسری بجی اور حُسن صوت کے چرچے عالم میں پھیلے ان کے رغم
انف کے لئے حضرت داود کو بھیجا گیا جن کی خوش آوازی کے سامنے سارے تال سُر
بگڑ گئے اور خوش گلو زاغ گلو نظر آنے لگے پھر زمانہ نے ایک اور پلٹا کھایا بے جان قالبوں میں
جان ڈالنے کا سودا سروں میں سمایا مردوں کے جلانے کی کوششیں عالم گیر ہوئیں
باکمالوں نے بڑھکر خدائی طاقت پر ہاتھ مارا مگر حضرت عیسی کے اعجاز کو دیکھکر سانپ
سونگھ گیا اور اس سے بالاتر قوت دکھانا حدِ امکان سے خارج سمجھا گیا جب زمانہ کی

یہ تمام ... بازیاں اور کیمیائی نکتے ختم ہو چکے تو فصاحت و بلاغت سے ہاتھ
نکالے قصائد نویسی و رجز گوئی کی ہوائیں چلیں بچہ سے لیکر جوان اور جوان سے لیکر بڈھا
اس بزم کا مست اور اس جام کا سرشار تھا بام شہرت کی سیڑھیاں اسی مصالح
سے بنائی جاتی تھیں فضل و کمال کے میدان انہیں صبا رفتار گھوڑوں کے بل پر
کئے جاتے تھے جہالت تو تھی ہی جو سما گئی وہ سما گئی جدھر طبیعت آگئی آگئی ایک قبیلہ
میں نہیں عرب کے تمام قبایل میں اس نقارۂ فخر کی آواز گونجتی تھی اور سالہا سال تک محفلوں
جلسوں بازاروں اور میلوں میں سخنوری و انشا پردازی کی داد فخریہ لیجاتی
تھی **سبعہ معلقہ** کو دیکھو سات قصیدوں کا مجموعہ ہے یہ وہی قصیدے
تو ہیں جنکو فصاحت کی کان اور بلاغت کی جان کہا جاتا ہے قدرت زبان نے کمال کے
موتی ٹانک کر فخر کے ہاتھوں سے خانہ کعبہ پر لٹکایا اور شہرت نے گھر گھر یہ آواز جا
لگائی کہ جس کو اشعر الشعرا ہونے ہونے کا دعوی ہو وہ ان کی مثل لکھ لائے اور اپنے فضل
و کمال کے جوہر دکھائے یا ہمارے فضل کو تسلیم کرے یا اپنا فضل ہم سے تسلیم کرائے
مگر کسی ہمت کے دھنی کا قدم آگے نہ بڑھا اور اس کو مس فخر کی آواز دبائے نہ بنی بڑے
بڑے باکمال شاعروں کے ہاتھ سے قلم چھوٹ پڑے اور اپنا سا منہ لیکر رہ گئے اہل
قصائد نے اشعر الشعرائی کے خطاب لیکر امتیاز کے تمغے لگائے لیکن کچھ دنوں بعد ہی یہہ
مضبوط و مستحکم قلعہ بھی خاک کا ڈھیر ہو گیا اور یہ طلسم بندی بھی دھواں ہو کر اڑ گئی یعنی
قرآن نے ہزاروں لاکھوں فصحا و بلغا کے مجمعوں میں یہ آواز لگائی۔ **فاتوا**
بسورۃ من مثلہ ذرا ایک سورت ایسی بنا کر لے آو دیکھیں تو تمہاری فصاحت
و بلاغت کس پایہ پر ہے۔ اس اچانک آواز نے کان کھڑے کئے بادۂ کمال کے سر
شاروں کے لبوں پر مسکراہٹ سی آئی اور قلم اٹھا کر ابطال دعوی کے لئے آمادہ
گئے ... کر ... لئے مگر وہ بات کہاں ایک آیت ہزاروں مضمون

[illegible] زمین و آسمان کا فرق
نظر آتا ہے کجا کتاب خدا کجا بندوں کی تحریر خیال تھا کہ ایسے ایسے سینکڑوں قرآن ایک
قلم لکھ ڈالیں گے بلکہ اس سے بہتر کتاب خلق اللہ کے سامنے پیش کر کے جھٹلائیں گے
محمد کو۔ مگر جب لکھنے بیٹھے تو تارے نظر آئے جب پڑھنا شروع کیا تو مشکلوں کے پہاڑ
آنکھوں کے سامنے ہوئے جواب دینا تو درکنار فہم مطالب میں عقل چکرائی استنباط
معانی میں ذہن نے جواب دیا آخر کار اپنے دعویٰ کمال پر نادم ہوئے حیرت
کی انگلیاں دانتوں میں دبائیں ایک نے دوسرے کو تعجب سے دیکھا غرور و تکبر
نے دماغ سے باہر جانے کی اجازت طلب کی اور لاکھوں آدمیوں کے مجمع میں اسکا اقرار
کرنے بنی کہ یہ کلام بشر کا نہیں اُدہر قرآن نے فصاحت و بلاغت کے دعوی کی گردنیں
توڑیں ادہر نبی برحق نے علم لدنی کے زور سے اپنی اولویت کا پھریرا لہرایا وعظ و
پند کی صحبتیں گرم کیں معترضین کے اعتراضوں کو نہایت آسانی سے دفع کیا
لاینحل سوالوں کے جوابات بات کہتے دیئے ایک ہی تعجب کیا کم تھا اب تو
ایک اور ایک دو ہو گئے جب اس سند یافتہ مکتب الٰہی کے علم سے لوگوں نے
اپنے علم کا مقابلہ کیا تو ایک بہتے دریا کے مقابل گندی نالیاں دکھائی دیں جان
گئے کہ یہ جوہری کچھ اور ہے یہ دنیا کے مدارس کا پڑھا ہوا نہیں ضرور علم الٰہی اس
کے علم کا مصدر و ماخذ ہے جب ہزاروں امتحان لینے کے بعد یہ خیال راسخ
ہو گیا تب حلقہ اطاعت گلے میں ڈالا اور رسالت کی گواہی دی ورنہ غیر ممکن تھا کہ
ایک شخص اُمّی دُنیا کے عقلا عُقلا سے اپنی اطاعت کی دستاویزیں لکھوا تا۔
یہ تمام تر اثر اسی تعلیم کا تھا جس کو تعلیم الٰہی کہتے ہیں اور جو انبیاء کے لئے گو مختلف
مراتب کے ساتھ ہو ضروری و لازمی ہے

پس جس طرح انبیا کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ وہ علم و فضل میں تمام اہل زمانہ

کے فائق و برتر ہوں اسی طرح اوصیائے نبی کے لئے بھی لازم ہے کیونکہ جو غرض نبوت
کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے وہی امامت و وصایت کے ساتھ ہے چنانچہ جس طرح
ہر ایک نبی نے اپنی وفات کے وقت اسرار الٰہی اپنے اوصیا کو تعلیم فرمائے اسی
طرح ہمارے رسولؐ برحق نے بھی اپنے علم کا تمام خزانہ علی مرتضیٰؑ کے سپرد کر کے باب العلم
کا خطاب بخشا اور اپنی امت پر ایک مرتبہ نہیں ہزاروں مرتبہ جلسوں میں محفلوں میں
صحبتوں میں سفر میں حضر میں وعظوں میں اقوال میں اس بات کو ظاہر کر دیا کہ بعد میرے
میرا خلیفہ و جانشین علیؑ ابن ابی طالب ہے یہ میرا اور تمام انبیاء کا وارث ہے یہ خزانہ علم
یہ دار حکمت ہے بعد میرے جو کچھ دریافت کرنا اس سے دریافت یہ میرے دین کا
مفتی ہے تمہارے قضیئے اس سے بہتر کوئی فیصل نہ کر سکے گا تمہارے جھگڑے اس سے
بہتر کوئی نہ چکا سکے گا اس کے دامن سے تمسک رکھنا یہ صراط مستقیم تک تم کو پہنچانے اور
راہ ہدایت کا دکھانے والا ہے اس کی اطاعت خدا کی اطاعت اس کی دوستی خدا کی دوستی
اسکا ذکر خدا کا ذکر ہے یہ علوم اولین و آخرین کا جامع ہے تمہارا حلال مشکلات اور دافع
کربات ہے کبھی بھول کر بھی اس کی مخالفت نہ کرنا اس کا حکم ناطق اس کا فیصلہ حق ہوگا یہ
کتاب اللہ الناطق ہے اس کے ساتھ حق اور یہ حق کے ساتھ ہے غرضکہ سب کچھ سمجھا دیا تھا
تمام نشیب و فراز بتا دیا تھا مگر ادھر رسولؐ نے دم توڑا اور آنکھ بند کی ادھر زمانہ نے مخالفت
علیؑ کے نقارے بجانے شروع کئے بغاوت کے بیشمار جھنڈے کھڑے ہو گئے ہر
شخص اپنے کو جانشین نبیؐ ہونے کا مستحق سمجھتا تھا اور خلافت الٰہیہ تکا بوٹی ہو رہی تھی
لیکن غالب قوتوں نے حسن تدبیر کے ساتھ کمزوروں کی امیدوں پر پانی پھیر اور خانہ
جنگیوں کو موقوف کر کے من مانا حق لے لیا خدا کی شان دیکھو نبیؐ کی میراث کیا اولی التقسیم
ہوئی ہوتے اولاد کے داماد کے نواسوں کے یار لوگ وارث مانے گئے جو کسی طرح

نشین ہو کر بیٹھ گئے مگر یہ ظاہری نظر کا فیصلہ ہے جو حقیقی وارث پیغمبر کا تھا وہ اگرچہ
دروازہ بند کر کے خانہ نشین ہو گیا تھا مگر ماننے والے اُسی کو خلیفہ و جانشین مانتے
تھے اور امور دین میں اسکی ہدایت کے طالب اور اعمال صالحہ میں اس کے احکام کے پابند رہے
اگر دنیوی حکومت کی زمام ہاتھ سے جابروں نے لے لی تو اس سے حق مٹ نہیں سکتا،
خلافت مطلقہ کا استحقاق جا نہیں سکتا الطاف الٰہی کا دروازہ مسدود ہو نہیں سکتا گو زمانے
نے مقابل میں دو مسندیں بچھا دی ہیں دو حکومتیں قائم کر دی ہیں حق کو باطل سے لڑا دیا
ہے مگر عقل صحیح دونوں پر ایک ایک نظر ڈال کر فیصلہ کر دیتی ہے کہ ایک حکومت
منصوص من اللہ ہے اور دوسری مردود من اللہ ایک دار القضا کا قاضی جو فیصلہ
کرتا ہے یعنی سنت رسولؐ کے مطابق مرضی الٰہی کے موافق اصلیت کا مثبت ہوتا ہے
دوسرے دار القضا میں جو جھگڑے چکائے جاتے ہیں وہ سراسر غلط خلاف حکم خدا اور رسولؐ
ظاہری عقل کے موافق اصلیت سے ہزاروں کوس دور ہوتے ہیں۔ کیونکر اس قاضی
اور اس قاضی کا حکم برابر ہو سکتا ہے۔ ایک تعلیم الٰہی کا فیض یافتہ دوسرا زیور علم سے
معرا ایک قرآن مبین کی تفسیر ناطق دوسرا مطالب فرقانی سے ناآشنا امیر المومنین علیہ السلام
جو حقیقی نائب رسولؐ اور خلیفہ بلافصل جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اپنی
اس خانہ نشینی اور عزلت گزینی کی حالت میں بھی ترویج دین کا برابر کام کرتے رہے
اور اپنے دریائے علم سے تشنگان ہدایت کو سیراب کرتے رہے جس طرح زمانہ جاہلیت
کی فصاحت و بلاغت کے دعوے کو قرآن نے باطل کر دیا اسی طرح اس زمانہ
کے علوم و فنون کی روشنی کو علم امیر المومنینؑ کی روشنی نے ماند کر دیا یوں جس کا
جی چاہتا دعوی علم کرتا دعوی خلافت کرتا دعوی رسالت کرتا یا اور جو اس کا جی چاہتا
وہ کرتا مگر حقیقتاً جو اس کا اہل اور جو اس منصب کی لائق تھا اس کی نسبت نہ صرف
آیات قرآنیہ اور نصوص احادیث رسولؐ ہی گواہی دے رہی تھیں بلکہ اس کا جوہر ذاتی

اور کمال نفسی ہی لوگوں کو حیرت میں ڈال رہا تھا اور حریفوں کی گردنیں خجالت سے خم کر رہا تھا گو تعصب وحسد نے لوگوں کو نہ اُس وقت زبان سے اقرار کرنے کا موقع دیا اور نہ اب مگر دلوں پر سکہ بیٹھ گیا دشمن اور دوست موافق ومخالف سب یہ جانتے تھے کہ بعد رسولؐ کوئی شخص علیؑ سے بہتر عالم نہیں چنانچہ عرب کے تمام قبایل میں یہ بات ضرب المثل ہو گئی تھی قضیۃ ولا ابا حسنٍ لہا علیؑ سے بہتر کوئی شخص قضیہ کا فیصل کرنے والا نہیں آخر کوئی کمال تو تھا جس نے اسقدر اپنا اثر جمایا دوست تو اپنے معاملات میں علیؑ کی رائے کو مقدم سمجھتے ہی تھے نہیں وہ لوگ جو جانی دشمن تھے جب کسی مصیبت میں پھنس جاتے تھے یا کوئی سخت مرحلہ پیش آجاتا تھا تو علیؑ ہی کو پکارتے تھے اور پھر عقدہ کشائی کا شکریہ بھی ادا کرتے تھے گو دل میں بہت شرماتے تھے اور یہ چاہتے تھے کہ کوئی صورت ایسی نکلے کہ علیؑ کا بار احسان سر پر نہ لینا پڑے. مگر مجبوری ہر ہر موقعہ پر ناک رگڑوا دیتی تھی اور جہالت ایکبار نہیں ہزاروں بار علیؑ کے دروازے پر استفادہ کے لئے کھینچ لاتی تھی گو زمام حکومت ہاتھ میں لے لی تھی اور یہ قصد تھا کہ اپنے بازوؤں کے زور پر اسکو چلا لیجائیں گے مگر ان ہاتھوں میں یہ طاقت کہاں کہ اتنا بھاری بوجھ لیکر چلیں ان دماغوں میں ایسا مغز کہاں جو قوانین الہی کا تحفظ کر سکیں ان عقول میں ایسی روشنی کب تھی کہ حق کو ناحق سے صدق کو کذب سے جدا کر سکیں ہوس کے مارے لالچ کی چوٹ کھائی قوت سے زیادہ بار لیکر چلے مگر چل نہ سکا کچھ دور چلے اور گر پڑے پھر اُٹھے پھر گر پڑے سینکڑوں ٹھوکریں کھائیں لوگوں کی پھبتیاں سُنیں مگر حرص وطمع کی دلدل میں [illegible] پھنس گئے تھے نکلتے تو کیسے نکلتے ہاں جب زیادہ مار امار ہوتی آوازے کسے جاتے تو پھر علیؑ کی طرف نگاہیں اُٹھتیں اور المدد کے نعرے لگائے جاتے دیکھو یہ خلق کا حاجت روا اور دنیا کا مشکلکشا جس طرح دوستوں کی آواز پر لبیک کہتا ہے اسی طرح معاندین

[illegible]

... کو دب جا کر سنتا ہے ... دیکھیئے تو تسلیم کرتا ہے مگر سکھائے پوت کچہری
کب چڑھتے ہیں روزمرہ غلطی پر غلطی لغزش پر لغزش ہو جاتی تھی یہ کاغذ کی ناؤ آخر کہاں
تک چلتی تاڑنے والے تاڑ گئے کہ اس قالب میں کوئی دوسری روح بول رہی ہے
یہ بتی کسی اور روغن سے جل رہی ہے ایسے چٹیل میدانوں میں ان خوشبودار پھولوں
کا کیا ذکر اس تیرہ تار گھر میں یہ روشنی کہاں تھی او خویشتن گم است کرا رہبری کند
مگر ہم اس مقام پر نیک نیت خلیفہ ثانی کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انہوں نے
ٹھنڈے دل سے اکثر مقام پر لولا علیؓ لہلک عمرؓ فرما دیا اور علیؑ کے فضل
وکمال کا اقرار کئے بغیر نہ رہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا دلیل رکھتے ہیں
وہ لوگ اپنے اس مدعا کے اثبات پر کہ امیر المومنین علیہ السلام میں سیاسی مادہ کم
تھا کاش یہ امر بھی اس کے ساتھ واضح کر دیا جاتا کہ آخر سیاست کیا مراد ہے
کہ آیا یہ وہی سیاست ہے جو حکمت ایزدی کے مطابق اور قوانین شریعت کے موافق ہو
یا وہ سیاست ہے جو بندوں نے اپنے اجرائے کار اور توسیع اختیارات کے لئے وضع کی
ہے اگر مراد سیاست اولیٰ ہے تو یہ دعوی قطعاً غلط اور لغو ہو گا کہ آنحضرت میں سیاسی
مادہ نہ تھا مدعی اپنے دعوے کی تصدیق وتائید میں امیر المومنین علیہ السلام کے زمانہ خلافت
ظاہری میں جس کی مدت پانچ سال سے زیادہ نہیں ہے صرف دو چار واقعات
ہی ایسے دکھلا دے جو سیاست الہی کے خلاف ہوں اور شریعت رسولؐ اور قواعد
اسلام کی سرحد سے باہر اصلاح تمدن کی خلاف ورزی کی سزا اور احکام حقہ کی
تدریج دائرہ حکومت کی عادلانہ طریقہ سے توسیع جس صورت اور جس عنوان سے اس
حاکم کے زمانہ حکومت میں متحقق ہے دوسروں کے یہاں اس کا عشر عشیر بھی نہیں
لیکن ہاں اگر سیاست سے سیاست ثانیہ مراد ہے تو اس نجس دھبہ سے امیر المومنین
علیہ السلام نے بے شک اپنے دامن کو بچائے رکھا کیونکہ وہ اس کو

سیاست حقہ کا مصداق نہیں سمجھتے تھے اور حقیقتاً نہ وہ ہو سکتا ہے۔ مقصود اصلی تو
یہ تھا کہ کافہ انام میں احکام الہی کی پابندی کا مادہ پیدا ہو اور انتظام عالم عدالت کے
ساتھ قایم رہے نہ دنیوی وجاہت اور ظاہری شان و شوکت کا حصول یا خلق اللہ پر
ظلم و تعدی کا ہونا۔ جانتے سب کچھ تھے مگر خوف خدا عملی صورت میں لانے سے روکتا تھا
دیکھو جب معاویہ نے عیاری و مکاری کا جال پھیلایا اور آنحضرتؑ کے ساتھ چالیں
چلنی شروع کیں تو آپ نے مسکرا کر فرمایا واللہ معاویہ مجھ سے زیادہ چالاک نہیں
مگر چالاکی میرے لئے سزاوار نہیں کیا ممکن نہیں تھا کہ بعد رحلت رسولؐ
جب خلافت کا مسئلہ اُمت رسولؐ میں پیش ہو رہا تھا اور خود غرضیوں کے بادل اُمنڈ
رہے تھے تو امیر المومنین علیہ السلام بھی مثل دوسرے لوگوں کے عیاری سے
کام لیتے اور اپنے حق کو جس طرح بنتا بغیر لئے نہ چھوڑتے ضرور ممکن تھا کیونکہ جب محدود
علم و عقل کے لوگوں کو اس میں کامیابی ہو گئی تو عقل کل کو بدرجہ اولی کامیابی
ہو جاتی مگر جو کچھ خرابیاں دین میں پیدا ہوئیں اور جو الزام اسلام کے ملنے پر ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے کلنک کا ٹیکہ ہو کر رہجاتے انکو تو صرف اسی خیر خواہ اسلام اور حقیقی خلیفہ
رسولؐ کا دل محسوس کر رہا تھا جو ہر وقت نفس پروری اور خود غرضی سے باز رکھتا تھا
ان باتوں کو عوام الناس کیا سمجھ سکتے ہیں ظاہری حالت پر نظر کر کے یہ حکم لگا دیا گیا
کہ حضرت میں سیاسی مادہ نہ تھا اس دار القضاء کی عدالت کا حال اور اس
حاکم کا سیاسی کمال انہیں لوگوں پر منکشف ہو سکتا ہے جو انصاف سے کام
لینے والے ہیں۔ ذیل کے قضایا کو پڑھو اور عدل و داد کی داد دو۔ سیاستِ
ربانی کی تجلی کو مشاہدہ کرو۔ ن۔ ن۔ ن

باب اوّل

(وہ قضایا جو آنحضرت نے عہد رسالتؐ میں فیصل فرمائے)

یہودی (خلیفہ ثانی سے مخاطب ہو کر) کیوں جناب جب ایک جنت کا عرض قرآن میں سموات وارضین کی برابر بیان کیا گیا ہے تو روز قیامت تمام بہشت کہاں ہوں گے؟

عمر: میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا علیؑ سے معلوم کرو۔

یہودی یا علیؑ آپ بتائیے

امیر المومنین علیہ السلام۔ بتاؤ جب رات آتی ہے تو دن کہاں چلا جاتا ہے اور جب دن ہوتا ہے تو رات کہاں جاتی ہے؟

یہودی۔ علم خدا میں۔

امیر المومنین علیہ السلام۔ بس اسی طرح بہشت بھی علم خدا میں ہوں گے۔

جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی تو آیہ فاسئلوا اھل الذکر الخ نازل ہوئی۔ ٭٭٭

۲

حنظلہ ابن ابی سفیان (عمیر ابن وائل ثقفی سے مخاطب ہو کر) اے عمیر تو علیؑ سے جا کر یہ کہہ کہ میں نے محمدؐ کے پاس سو مثقال سونا امانت رکھا تھا اور آپ اس کے ضامن بنے تھے اب چونکہ محمدؐ مدینہ سے بھاگ آئے لہذا وہ سب مقدار آپ دیجئے اس پر اگر وہ گواہ مانگیں تو قریش کے ہم سب لوگ گواہی کے لئے موجود ہیں اگر تو نے اس کام کو انجام دے دیا تو میں اس کے صلہ میں ایک سو مثقال سونا جس میں ہند کا

آپ تمو بعد دس مثقال کا متلاشی ہے دونگا۔

عمیر اچھا ابھی جاتا ہوں (یہ کہکر امیر المومنینؑ کے پاس آیا اور زرمذکور طلب کیا)

علیؑ مجھکو تو خیال نہیں ہے کہ تو نے کوئی امانت میری ضمانت سے رسولؐ اللہ کے پاس رکھی ہو۔ لیکن مزید احتیاط کے لئے میں امانت رکھنے والوں کے نام دیکھتا ہوں۔

(اس کے بعد حضرت نے تلاش کی لیکن کہیں اسکا نام نہ ملا فرمایا اے عمیر تیرا دعوے غلط ہے:۔

عمیر یا علی آپ کیا فرماتے ہیں اس واقعہ پر ابو جہل۔ عکرمہ۔ عقبہ ابن ابی معیط ابوسفیان اور حنظلہ میرے گواہ ہیں۔

علی علیہ السلام۔ اچھا ان سب کو بلا کر بیت اللہ میں بٹھاؤ۔

جب یہ سب لوگ جمع ہو گئے تو امیر المومنین علیہ السلام عمیر سے مخاطب ہوئے:۔

علی علیہ السلام جب تو نے یہ امانت رسولؐ کو دی تھی تو کیا وقت تھا۔

عمیر چاشت! مجھ سے لیکر انہوں نے اپنے غلام کی سپرد کر دی تھی۔

علی علیہ السلام اچھا تم جاؤ اور ابو جہل کو بھیجو

ابو جہل میں کچھ نہیں جانتا مجھ سے اس معاملہ تعرض کیا جائے۔

علیؑ (ابوسفیان سے مخاطب ہو کر) یہ امانت کس وقت سپرد کی گئی تھی۔

ابوسفیان۔ غروب شمس کے وقت حضرت نے اُسکو لیکر اپنی آستین میں رکھ لیا تھا!

علی علیہ السلام (حنظلہ سے مخاطب ہو کر) تم بتاؤ

حنظلہ۔ یہ واقعہ دوپہر کا ہے محمدؐ نے وہ سونا لیکر سامنے رکھ لیا تھا،

علی علیہ السلام (عقبہ سے) تم کیا جانتے ہو۔

عقبہ یہ سہ پہر کا واقعہ ہے

علی علیہ السلام۔ اچھا عکرمہ تم بتاؤ۔

عکرمہ۔ یہ ماجرا غروب شمس کا ہے محمدؐ اس امانت کو لیکر خانہ بیدہ میں چلے گئے تھے

علی علیہ السّلام اے عمیر خدا تیرا چہرہ زرد کرے اور تیرے احوال کی اصلاح فرمائے

یہ کیا ماجرا ہے تیرے ہر گواہ کا بیان جداگانہ ہے۔

عمیر (شرمندہ ہوکر) یا علیؑ سچ تو یہ ہے کہ میں نے کوئی امانت محمدؐ کے پاس نہیں رکھی تھی

فلاں فلاں کے بہکانے سے میں نے یہ جھوٹا دعوی کیا تھا ان لوگوں نے سو مثقال

طلا مجھے بطور رشوت دینے کو کہا ہے۔

یہ سنکر حضرت نے ایک غلام کو حکم دیا کہ فلاں گوشہ میں جو تلوار رکھی ہے اس کو اٹھالا

جب وہ تلوار آئی تو حضرت نے ان لوگوں سے فرمایا پہچانو تو یہ تلوار کس کی ہے

سننے والے۔ حنظلہ کی۔

ابوسفیان یہ تلوار چوری کی ہے

علی علیہ السّلام۔ اے ابوسفیان اگر تو اپنے قول میں سچا ہے تو بتا تیرا غلام مہلع الاسود

کہاں ہے۔

ابوسفیان طائف میں ایک کام کے لئے گیا ہے۔

علی علیہ السلام کیا تجھکو اب اس کے واپس آنے کی بھی امید ہے اگر ایسا ہے تو

اسکو بلا ابوسفیان یہ سنکر ساکت ہوگیا اور حضرت دس غلام سادات قریش کے

ساتھ لیکر ایک مقام پر تشریف لائے اور ان لوگوں کو حکم دیا کہ اسکو کھود ڈالو جب وہ زمین

کھودی گئی تو اس سے غلام مہلع قتل کیا ہوا برآمد ہوا۔ لوگوں نے یہ دیکھکر دریافت

کیا کہ اس کو کس نے قتل کیا حضرت نے فرمایا ابوسفیان اور اس کے بیٹے نے اسکو کچھ رشوت

دیکر میرے قتل پر آمادہ کیا تھا اس نے کمینگاہ سے نکلکر میرے قتل کے ارادہ سے حملہ

کیا پس میں نے اس کا وار رد کر کے قتل کرڈالا اور یہ تلوار لے لی جب یہ حیلہ ان

لوگوں کا نہ چلا تو دوسرا حیلہ عمیر کے ذریعہ سے عمل میں لائے یہ سنکر عمیر نے کہا

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمد الرسول اللہ ؐ

۳

ایک شخص نے خدمت رسول میں حاضر ہو کر عرض کی یا حضرت تین شخص علی علیہ السلام کے پاس یمن سے آئے اور ایک لڑکے کی بابت جھگڑا کرتے تھے ہر ایک ان میں سے اس لڑکے کی ماں کے ساتھ طہر واحد میں جماع کرنے کا مدعی تھا (یہ طریقہ جاہلیت کا تھا) امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا چونکہ یہ سب لوگ نزاع کر رہے ہیں لہذا ان سب کے نام سے اس لڑکے پر قرعہ ڈالا جائے پس جس شخص کے نام پر وہ قرعہ نکلا لڑکا اسی کے حوالہ کر دیا گیا اور اس سے دو ثلث دیت دونوں شخصوں کو دلادی گئی اور آیندہ ایسا کرنے سے روکا گیا۔ رسول اللہ ؐ نے یہ سنکر فرمایا شکر ہے خدا کا جس نے ہم اہلبیت میں ایسا شخص پیدا کیا جو سنن داؤد ؑ کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔

۴

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار شخص ایک ایسے گڑھے کی طرف سے گذرے جو شیر کے شکار کے لئے کھودا گیا تھا اتفاقاً ایک شخص اس میں گرا اور دوسرے کو اس نے اپنے ساتھ کھینچا اور دوسرے نے تیسرے کو کھینچا تیسرے نے چوتھے کو پس امیر المومنین ؑ علیہ السلام نے اس بارہ میں یہ فیصلہ کیا کہ اول کے اہل ایک ثلث دیت دوسرے کے اہل کو دیں اور دوسرے کے اہل دو ثلث دیت تیسرے کے اہل کو دیں اور تیسرے کے اہل پوری دیت چوتھے کے اہل کو دیں۔

توضیح پہلے کے اہل دوسرے کے اہل کو اس لئے ایک ثلث دیت دیں گے کہ دوسرا ایک کا مقتول دو کا قاتل ہے پس دیت کا لحاظ اس کے مقتول ہونے کی حیثیت سے کیا جائے گا کیونکہ جب وہ دو شخصوں کا قاتل ہے تو اس کا اس قدر حصہ دیت دے جانے

دیت دیگا اور اگر ایک عورت کو مار ڈالے تو نصف دیگا کیونکہ عورت حقیقت میں نصف مرد ہے اسی طرح وہ شخص بسبب دو شخصوں کے قاتل ہونے کے دو حصہ اپنے بیکار کر چکا۔ پس اصل دیت کے تین حصے کرکے دو حصے نکال دیئے جائیں گے اور ایک حصہ جو مقتول ہونے کا ہے اس کے اہل کو دیا جائے گا اور دوسرے کے اہل دو ثلث تیسرے کے اہل کو اس لئے دینگے کہ دوسرا شخص دو کا قاتل اور ایک کا مقتول ہے لہذا اس کو چاہیئے کہ ایک ثلث اپنے حصہ کا دے اور ایک ثلث جو اہل اول سے لیا ہے وہ دے کیونکہ وہ بھی اس کے قتل میں شریک تھا۔ اب اہل ثالث کو چاہیئے کہ اہل رابع کو پوری دیت دیں ایک ثلث اپنے حصہ کا اور دو ثلث وہ جو دوسروں سے پایا ہے، جب رسول اللہ اس فیصلہ کو سنا تو فرمایا علیؑ نے اس بارہ میں وہی فیصلہ کیا ہے جو خدا عرش پر کرتا ٭٭٭

۵

ایک دیوار کچھ لوگوں پر گری اور اس کے نیچے دبکر مر گئے ان اموات میں ایک کنیز اور ایک آزاد عورت بھی تھی اور اس آزاد عورت کا ایک لڑکا آزاد مرد سے تھا اور اس جاریہ کے بھی ایک لڑکا غلام سے تھا ان دونوں بچوں میں حر و مملوک کی شناخت نہ ہوتی تھی امیر المومنین علیہ السلام نے دونوں لڑکوں پر قرعہ ڈالا جس کے نام حریت کا قرعہ نکلا اسکو حر سمجھا گیا اور دوسرے کو مملوک اور دونوں بچوں کے درمیان عبد و مولا کی میراث کا حکم دیا گیا ٭٭٭

قضیہ ششم

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ دو شخص ایک گائے کے بارہ

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ابوبکر کے پاس جاؤ اور اس بارہ میں سوال کرو جب خلیفہ اول نے اس واقعہ کو سُنا تو کہا جانور نے جانور کو مار ڈالا اس کا الزام مالک پر کیسا؟ اس کی خبر رسولؐ اللہ کو ہوئی فرمایا اچھا اب عمر کے پاس جاؤ انہوں نے بھی کوئی ایسا ہی جواب دے دیا، فرمایا اب علیؑ سے سوال کرو وہ لوگ امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں آئے حضرت نے ان کے درمیان یہ فیصلہ کیا کہ اگر اس گائے نے گدھے کو اس مقام پر جاکر مارا ہے جہاں وہ بندھا ہوا تھا تو گائے کے مالک کو گدھے کی قیمت دینی چاہیے اور اگر یہ گدھا خود اُس جگہ پہنچا تھا جہاں گائے تھی تو گائے کے مالک پر کوئی تاوان نہیں، رسولؐ اللہ نے یہ فیصلہ سنکر فرمایا کہ بیشک حکم یہی ہے ۔۔۔

قضیہ ہفتم

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ روز ابی ابن کعب نے رسولؐ اللہ کے سامنے آیۂ و اسبغ علیکم نعمۃ ظاھرۃ وباطنۃ پڑھی آنحضرتؐ نے حاضرین محفل سے جس میں ابوبکر وعبیدہ وعمر وعثمان وعبدالرحمٰن تھے فرمایا بتاؤ وہ کونسی پہلی نعمت ہے جو خدا نے تم کو عطا کی اور اُس کی وجہ سے تم کو آزمایا یہ سنکر سب اپنے دل میں سوچنے لگے کہ کھانا پینا بتائیں یا لباس وذریت وازواج کا ذکر کریں جب اسی غور وتامل میں کچھ دیر ہوئی تو حضرت نے علی مرتضیٰ سے فرمایا اے ابوالحسنؑ تم بتاؤ عرض کی خدا نے مجھکو پیدا کیا حالانکہ میں کوئی چیز نہ تھا پھر مجھ پر یہ احسان کیا کہ زندہ رکھا مردہ نہ قرار دیا مجھکو مناسب ترکیب کے ساتھ اچھی صورت کرامت فرمائی صاحب غور وفکر وحافظہ بنایا بیوقوف اور سہو کرنے والا نہ بنایا مجھکو شعور عطا کیا جس کے ذریعہ سے میں ہر چیز کو جانتا ہوں اور معلوم کرلیتا ہوں میرے اندر ایک سراج منیر قرار دیا اپنے

میرے لئے آسمان و زمین کو اور ہر اس چیز کو جو اُن کے درمیان ہے مسخر کیا پھر مرد بنایا عورت نہ بنایا رسول اللہ ہر فقرہ پر فرماتے جاتے تھے سچ کہا پھر فرمایا اس کے بعد؟ عرض کی اگر تم چاہو کہ خدا کی نعمتوں کو شمار کرو تو اُن کو شمار نہ کر سکو گے یہ سنکر رسول اللہ ہنسے اور کہا اے ابو الحسن تم کو یہ علم و حکمت مبارک ہو تم میرے علم کے وارث اور میرے بعد میری امت پر ان کے اختلاف کے وقت خبر و حدیث کے بیان کرنے والے ہو،

باب دوم

وہ قضایا جو امیر المومنین علیہ السلام نے عہد خلیفہ اول میں فیصل فرمائے

قضیۂ ہشتم

خلیفۂ اول نے ایک شخص شرابخوار پر حد جاری کرنی چاہی اس نے کہا میں نے شراب پی ضرور ہے مگر مجھکو اس کی حرمت کا علم نہیں تھا یہ سُنکر ابو بکر نے امیر المومنین علیہ السلام کو بلایا اور کہا یا علیؑ اس بارہ میں کیا کرنا چاہیئے فرمایا دو مسلمان نقیبوں کو حکم دیدو کہ مہاجرین و انصار کی مجلسوں اور محفلوں میں پھریں اور اُن سے یہ دریافت کریں کہ کسی نے اُن میں سے اس شخص کے سامنے آیہ تحریم خمر پڑہی ہے یا رسولؐ اللہ کا قول بیان کیا ہے پس اگر اس کی گواہی دو شخص دیدیں تو ضرور حد قائم کرنا چاہیئے اور اگر گواہی نہ دیں تو اس سے توبہ کرا کے چھوڑ دینا چاہیئے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ شخص اپنے قول میں سچا تھا لہذا اسکو چھوڑ دیا گیا۔

قضیۂ نہم

ایک شخص نے خلیفۂ اول سے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسی صورت ہو سکتی ہے کہ ایک

اور وہ عورت ابن و اُم کی میراث پائیں جواب دیا کہ یہ صورت کسی طرح ممکن نہیں پھر اس شخص نے امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں آکر یہ سوال کیا فرمایا ممکن ہے بایں طور کہ یہ عورت اس شخص کی کنیز تھی جو پہلے ہے اس سے حاملہ ہو چکی تھی پھر اُس نے اس کو اپنی زوجیت میں لے لیا شام کو جب وہ بچہ جنی تو یہ شخص مر گیا پس اب وہ دونوں ابن و اُم کی میراث پا سکتے ہیں۔

توضیح۔ سائل کا منشا تھا کہ کیونکر ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے تزویج کرے اور شام ہی کو وہ بچہ جنے پھر اس شخص کے مرنے کے بعد بحکم شرع بیٹا اپنا حصہ پالے اور ماں اپنا حصہ حالانکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکا اس شخص کا نہیں تھا کیونکہ بعد تزویج شام ہی کو وہ پیدا ہو گیا ہے لیکن کسی دوسرے کا بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس نے باکرہ سے تزویج کی تھی یعنی وہ عورت کسی دوسرے مرد کے پاس گئی ہی نہ تھی اس کا جواب حضرت نے یہ دیا کہ یہ عورت اس شخص کی کنیز تھی اور حالت کنیزی ہی میں اسی سے حاملہ ہوئی بعد اس کے اس نے اپنی زوجیت میں لے لیا جس روز زوجیت میں لیا اُسی روز لڑکا پیدا ہوا اور وہ خود مر گیا پس چونکہ یہ لڑکا اُسی کا تھا اور کنیز زوجیت میں آچکی تھی لہذا متوفی کی میراث اس عورت اور لڑکے کو ملی۔

قضیہ دہم

ایک شخص ایک دوسرے شخص کو پکڑے ہوئے خدمت امیر المومنین علیہ السلام میں آیا اور کہنے لگا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ خواب میں میری ماں کے ساتھ محتلم ہوا ہے پس اسکو کیا سزا دینی چاہیئے فرمایا اسکو دھوپ میں کھڑا کر کے اس کے سایہ پر حد جاری کرو کیونکہ خواب

[illegible] ہے کہ اب بھی ان [illegible] مگر [illegible] تاکہ آئندہ یہ اس قسم کی باتیں کرکے مسلمانوں کی دل آزاری نکرے ؞

قضیہ یازدہم

ابو بصیر نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ عہد اول میں کچھ لوگوں نے ساحل عمان پر ایک مسجد تعمیر کی لیکن وہ گر گئی دوسری بار بنایا پھر گر گئی اسی طرح کئی بار ہوا سب کے سب خلیفہ اول کے پاس آئے اور واقعہ بیان کیا مگر کوئی معقول سبب معلوم نہوا آخر کار امیر المومنین علیہ السلام سے بھی دریافت کیا گیا فرمایا قبلہ کی طرف داہنے بائیں تھوڑی سی زمین کھودو وہاں دو قبریں نکلیں گی ان پر لکھا ہوگا انا رضوی واختی حبا (میں رضوی اور میری بہن حبا) ایسی حالت میں مرے کہ کسی طرح ذات خدا میں مشرک کو روا نہ رکھا پس ان دونوں لاشوں کو غسل وکفن دیکر نماز پڑھو اور دفن کردو اور پھر شوق سے وہاں مسجد بناؤ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ مسجد نہ گری ؞

قضیہ دوازدہم

ایکبار دو نصرانیوں نے سوال کیا کہ حب وبغض میں کیا فرق ہے حالانکہ معدن انکا ایک ہے اسی طرح رویائے صادقہ وکاذبہ میں کیا فرق ہے حالانکہ معدن انکا بھی ایک ہے حضرت نے فرمایا پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ خداوند عالم نے خلقت اجسام سے دو ہزار برس پہلے روحوں کو پیدا کیا اور ہوا میں انکی جگہ قرار دی پس جس کو انہوں نے وہاں پہچان لیا ہے یہاں بھی پہچانتے ہیں اور جس سے وہاں کراہت کی ان کو یہاں بھی برا سمجھتے ہیں۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ خدا نے روح کو خلق فرمایا اور اسپر ایک سلطان قرار دیا اور وہ سلطان ایک نفس ہے پس جب آدمی سوتا ہے تو روح نکل جاتی ہے اور

پس رویائے صادقہ ملائکہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور رویائے کاذبہ جنوں کی طرف سے

پھر ان لوگوں نے حفظ و نسیان کے بارے میں سوال کیا فرمایا جب خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا تو اس کے قلب پر ایک پردہ بھی ڈالا پس جب کوئی بات دل پر گزرتی ہے اور وہ پردہ کھلا ہوا ہوتا ہے تو انسان اسکو یاد رکھتا ہے اور جب پردہ کھلا ہوا نہیں ہوتا تو بھول جاتا ہے یہ جوابات سُنکر اُن لوگوں نے اسلام قبول کیا اور آنحضرت کے ساتھ جنگ صفین میں شہید ہوئے

قضیۂ سیزدہم

کسی شخص نے خلیفہ اول سے پوچھا کہ کیا مطلب ہے قولہ تعالیٰ فاکھۃً وابّاً کا کہا فاکھہ تو میں جانتا ہوں مگر ابّا کی بابت کچھ نہیں جانتا پھر سائل نے امیر المومنینؑ سے دریافت کیا فرمایا اب گھاس کو کہتے ہیں خداوند عالم نے اس مقام پر ان نعمات کا ذکر کیا ہے جو اس نے انسان اور حیوان کیلئے غذا قرار دی ہیں اور ان کی حیات کا باعث ہیں

قضیۂ چہاردہم

بادشاہ روم کا ایک سفیر ابوبکر کے پاس آیا اور کہا کہ آپ وصی رسول ہیں تو میرے اس سوال کا جواب دیجئے وہ کون شخص ہے جو نہ جنت کی خواہش کرتا ہے اور نہ دوزخ سے خوف کھاتا ہے نہ خدا سے ڈرتا ہے نہ رکوع و سجود بجا لاتا ہے مردہ کو اور خون کو کھاتا ہے جس کو چیز کو دیکھا نہیں اس کی گواہی دیتا ہے فتنہ کو دوست رکھتا ہے حق سے بغض رکھتا ہے ابوبکر نے خاموشی اختیار کی عمر نے کہا یہ تو کفر بالائے کفر ہے امیر المومنین

ہے کیونکہ نہ وہ جنت کی آرزو رکھتا ہے اور نہ دوزخ سے ڈرتا ہے بلکہ خدا سے ڈرتا

(یعنی جو کچھ وہ عبادت الہی اور احکام الہی بجالاتا ہے وہ نہ جنت کے لالچ میں بلکہ محض

اس وجہ سے کہ وہ احکام خلاق عالم ہیں) اور خدا کے ظلم سے نہیں ڈرتا بلکہ اس کے

عدل سے ڈرتا ہے اور رکوع و سجود نہیں کرتا نماز جنازہ میں ندی اور مچھلی کو کھاتا

اور جگر کھاتا ہے (در حقیقت خون ہے) مال اور اولاد کو دوست رکھتا ہے۔ اور یہی

فتنہ ہیں انما اموالکم و اولادکم فتنہ اور جنت و نار کی گواہی دیتا ہے

حالانکہ اس نے دیکھا نہیں اور موت سے کراہت کرتا ہے حالانکہ وہ حق ہے۔

قضیہ پانزدہم

ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے حسب ذیل سوالات کئے :-

سوال۔ وہ کون دو جماد چیزیں ہیں جنہوں نے کلام کیا۔

جواب۔ آسمان و زمین

سوال وہ دو چیزیں کونسی ہیں جو گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں مگر مخلوق نہیں دیکھتی۔

جواب۔ رات اور دن۔

سوال۔ وہ کونسا پانی ہے جو نہ زمین پر ہے نہ آسمان پر

جواب۔ جو سلیمان نے بلقیس کے لئے بھیجا تھا یہ گھوڑوں کا پسینہ تھا جو انہیں دوڑا کر لیا گیا تھا

سوال وہ کون ہے جو بلا روح کے سانس لیتا ہے

جواب۔ صبح قولہ تعالیٰ والصبح اذا تنفس

سوال وہ کون سی شے ہے جو اپنے صاحب کے ساتھ چلی

جواب وہ مچھلی جس نے حضرت یونس کو نگلا تھا۔

باب سوم

(وہ قضایا جو عہد ثانی میں فیصل فرمائے)

قضیۂ شانزدہم

ایک لڑکا خلیفۂ ثانی کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں فلاں شخص کا لڑکا ہوں میرے باپ نے کوفہ میں وفات پائی ہے جو کچھ اس کا مال آپ کے پاس بطور امانت جمع ہے وہ مہربانی فرما کر مجھے دیدیجئے خلیفۂ ثانی نے یہ سنکر اسکو ڈانٹا اور کہا میں تجکو نہیں جانتا غلاموں کو حکم دیا کہ اس کو مار کر دار الخلافت سے نکال دیں لڑکا روتا ہوا امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور اس ظلم کی شکایت کی آپ عمر کے پاس تشریف لائے اور کہا آج میں تمہارے اور اس لڑکے کے درمیان وہ فیصلہ کروں گا جو خداوند عالم ہفت آسمان پر کرتا بعض اصحاب کو حضرت نے اپنے ہمراہ لیا اور اس لڑکے سے کہا مجھے اپنے باپ کی قبر پر لے چل جب وہاں پہنچے تو اس قبر کے کھودنے کا حکم دیا گیا اور فرمایا کہ میت کی ایک ہڈی میرے پاس لاؤ اس لڑکے سے کہا کہ اس ہڈی کو سونگھ۔ جوں ہی لڑکے نے اس استخوان کو سونگھا دونوں نتھنوں سے خون گرنے لگا حضرت نے فرمایا بے شک یہ لڑکا اسی کا ہے عمر نے کہا تو کیا میں اس خون کے نکلنے سے اس کو مال دیدوں گا؟ ہرگز نہیں۔ فرمایا ضرور دینا ہوگا وہ بہ نسبت تیرے اس مال کا زیادہ مستحق ہے کہا یا علیؑ کیا یہ ممکن نہیں کہ اس ہڈی کو سونگھنے سے سوا اس لڑکے کے اور کسی کے نتھنوں سے خون گرے؟ فرمایا اس کا امتحان ابھی ہوا جاتا ہے تمام حاضرین کو اس ہڈی کے سونگھنے کا حکم دیا گیا اگر کسی کی ناک سے خون نہ بہا دوسری مرتبہ

اب تو سب حیران ہو گئے اور یہ کہنا پڑا کہ بے شک یہ اسی ہیئت کا لڑکا ہے اور وہ مال خلیفہ ثانی سے اُسے دلا دیا گیا۔ز۔ز۔ز

قضیہ ہفتدہم

عمر کے پاس ایک مرتبہ ایک مرد ایک عورت جھگڑا کرتے ہوئے آئے مرد عورت سے کہتا تھا کہ تو زانیہ ہے اور عورت مرد سے کہتی تھی کہ تو مجھ سے زیادہ زانی ہے۔عمر نے حکم دیا کہ ان دونوں کو کوڑے لگائے جائیں امیر المومنین علیہ السلام کا اتفاقاً اُس طرف سے گذر ہوا اس واقعہ کو سنکر فرمایا اے عمر جلدی نکر اس عورت پر دو حدیں جاری کرنی چاہئیں اور مرد کو چھوڑ دینا چاہیئے پوچھا کیوں فرمایا اس لئے کہ اس عورت نے اپنے زانیہ ہونے کا خود اقرار کیا ہے اور اس مرد پر زنا کی تہمت رکھی ہے

قضیہ ہیژدہم

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب عقبہ ابن ابی عقبہ مرا تو امیر المومنین علیہ السلام بھی اس کے جنازہ پر مع چند اصحاب کے جنمیں عمر بھی تھے تشریف لائے اور ایک شخص سے جو اس وقت وہاں موجود تھا فرمایا کہ عقبہ کے مرنے سے تیری عورت تجھپر حرام ہوگئی اب اس سے مقاربت نکرنا عمر نے کہا یا علیؑ یوں تو تمام ہی قضایا آپ کے عجیب وغریب ہوتے ہیں اس کا نمبر تو سب سے بڑھگیا بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص تو مرے اور دوسرے کی زوجہ اس پر حرام ہو جائے فرمایا سنو یہ شخص عقبہ کا غلام ہے اور اس نے ایک آزاد عورت سے تزویج کرلی ہے اور اس عورت کو آج عقبہ کی کچھ میراث ملی ہے جس میں کچھ حصہ اس غلام کا بھی شامل ہے۔پس جب عورت کے شوہر کا بعض حصہ اس کی غلامی میں آگیا تو اسیر اس قدر حصہ عورت

...حرام ہے جب تک وہ عورت اس کو آزاد کرکے
دوبارہ تزویج نکرے مقاربت حرام ہوگی۔ز۔ز۔ز

قضیۂ نوزدہم

روض الجنان میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ عمر کے پاس چالیس عورتیں جمع ہوکر آئیں اور کہا کیا وجہ ہے کہ مردوں کو عقد دوامی وعقد متعہ اور کنیزیں وغیرہ سب کچھ رکھنے کی اجازت دیجاتی ہے اور عورتوں کو سوا ایک شوہر کے ایک وقت میں دوسرے کی اجازت نہیں دی گئی حالانکہ قضیہ اس کے برعکس ہونا چاہیئے تھا کیونکہ مردوں کو صرف ایک حصہ شہوت کا ملا ہے اور عورتوں کو نو حصے۔ عمر نے یہ سنکر کوئی جواب نہ دیا اور یہ قضیہ امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا حضرت نے اُن عورتوں کو حکم دیا کہ ہر ایک ان میں سے ایک شیشی میں پانی بھر کر لائے اور ایک ظرف میں ڈالے جب وہ اس کام کو انجام دے چکیں تو فرمایا اب تم اسمیں سے اپنا اپنا پانی شناخت کرو انہوں نے کہا ہم کیسے شناخت کر سکتے ہیں فرمایا بس یہی وجہ ہے کہ عورت کے لئے چند شوہروں کی ایک وقت میں اجازت نہیں دی گئی ورنہ اگر ایسا ہوتا تو اولاد میں تفرقہ پڑجاتا اور نسب اور میراث باطل ہوجاتے یہ کیونکر پتہ چلتا کہ کس شخص کی اولاد ہے۔ عمر نے یہ سنکر کہا کہ یا علیؑ خدا مجکو آپ کے بعد زندہ نہ رکھے۔ز

قضیۂ بستم

ایک عورت نے اصحاب کے مجمع میں آکر کہا کیا حکم ہے اس لڑکی کے بارے میں جو صاحب حسن شوہر ہے مگر اپنے باپ سے دوسرے شوہر کے لئے درخواست کرتی ہے سب نے

میرے سامنے پیش کرے تب اسکا جواب دیا جائے گا اس نے اپنے شوہر کو حاضر کیا حضرت
نے اس مرد سے کہا کہ تو اس عورت کو طلاق دیدے وہ راضی ہو گیا اور فوراً طلاق
دیدی کوئی حجت پیش نہ کی لوگوں نے کہا یا علی یہ کیا بات تھی فرمایا یہ شخص نامرد ہے
لوگوں نے اس شخص سے اس قول کی تصدیق چاہی اس نے اقرار کیا پھر امیر المومنین
علیہ السلام نے بغیر انقضائے عدت ایک دوسرے شخص سے اس عورت کا
عقد کرا دیا ۔ ۃ ۔ ۃ ۔ ۃ

قضیۂ لبست و یکم

ایک شوہر دار عورت سے ایک چھوٹے لڑکے نے فعل بد کیا عمر نے حکم دیا کہ اس کو
سنگسار کر دیا جائے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اس پر رجم واجب نہیں بلکہ حد
لگانی واجب ہے کیونکہ مجبور کرنے والا ۔ رک نہیں ۔ ۃ ۔ ۃ

قضیۂ لبست و دوم

ایک شخص یمنی نے جو صاحب زوجہ تھا مدینہ میں کسی عورت سے زنا کیا ۔ خلیفۂ ثانی نے
اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا جناب امیر علیہ السلام فرمایا اس پر رجم واجب نہیں کیونکہ
یہ اپنے اہل سے غائب ہے اور اس کے اہل دوسرے شہر میں ہیں اس پر حد لگاؤ عمر
نے کہا خدا مجھکو نہ باقی رکھے کسی ایسی دشواری کے لئے جہاں علیؑ موجود نہوں ۔ ۃ ۔ ۃ

قضیۂ لبست و سوم

خلیفۂ ثانی کے پاس دو لڑکے جوڑواں لائے گئے جنمیں ایک مر گیا تھا عمر نے حکم دیا کہ
تلوار سے دونوں کو جدا کر دو ۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مردے کے جسم کو قطع

یہ زندہ لڑکا اور پڑا رہے تین چار روز میں مردہ سڑ کر علیحدہ ہو جائیگا اور زندہ باقی رہجائیگا

قضیۂ بست و چہارم

عمر نے ایک مرتبہ پانچ شخصوں کو علت زنا میں رجم کا حکم دیا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کیا کرتے ہو ٹھہرو سب کی حالت ایک سی نہیں ہے اس کے بعد حضرت نے ایک کو بلا کر قتل کرایا دوسرے کو سنگسار تیسرے پر حد جاری کرائی چوتھے پر نصف حد یعنی پچاس کوڑے پانچویں کو تعزیر دی عمر نے کہا یا علیؑ گناہ سب کا برابر تھا آپ نے یہ کیا کیا فرمایا پہلا شخص ذمی تھا اس نے زن مسلمہ سے زنا کیا پس اپنے ذمہ سے خارج ہو گیا دوسرا شخص محصن یعنی عورت دار تھا ایسی حالت میں اس نے زنا کیا اس لئے اسکو سنگسار کرایا گیا تیسرا غیر محصن تھا اس لئے حد جاری کی چوتھا عبد تھا اس لئے نصف حد جاری کی پانچواں مجنون تھا اسکو تعزیر دی گئی عمر نے کہا نہ زندہ رہوں میں اس امت میں جہاں آپ نہوں۔

قضیۂ بست و پنجم

عمر کے سامنے ایک عورت اور ایک لڑکا پیش کیا گیا لڑکا کہتا تھا کہ یہ میری ماں ہے نو مہینے اس نے مجھے اپنے بطن میں رکھا ہے اور دو برس کامل مجھے دودھ پلایا ہے اب یہ میری ولایت سے انکار کرتی ہے اور لڑکا جیسے دیتی ہے کہتی ہے کہ میں تجھکو جانتی ہی نہیں پھر اس عورت کو اس کے چار بھائیوں نے پیش کیا اور چالیس قسموں کے ساتھ اس کی گواہی دی کہ یہ لڑکا جھوٹا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ اسکو تمام قبیلہ میں رسوا کرے کیونکہ اس لڑکی کی تزویج ابتک کسی سے نہیں ہوئی عمر نے یہ سنکر حکم دیا

[illegible] اس لڑکے پر حد جاری کی جائے اس لڑکے کی عرض [illegible] امیر المومنین پر پھر بھی [illegible]

کہ یا علیؑ آپ میرے اور میری ماں کے درمیان فیصلہ کیجئے پس حضرت رسولؐ اللہ کی جگہ پر بیٹھے اور فرمایا ان چاروں بھائیوں کو بلاؤ جب وہ لوگ آئے تو کہا میں جو کچھ تمہاری بہن کے بارہ میں حکم کرونگا مانوگے؟ کہا بے شک فرمایا اس معاملہ میں خدا اور حاضرین کو گواہ کرتا ہوں کہ اس عورت کی تزویج میں نے اس لڑکے سے کردی اور چار سو درہم اس کا مہر مقرر کردیا یہ مقدار میں اپنے پاس سے دیتا ہوں قنبرؓ کو حکم دیا کہ درہم لے آؤ اور اس لڑکے سے کہا ان درہموں کو لے کر اس عورت کی گود میں ڈال دے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے جا یہ فیصلہ سنکر وہ عورت چلائی الامان الامان یا ابن رسول اللہ قسم خدا کی یہ میرا لڑکا ہے میرے بھائیوں نے خود میری شادی کی تھی اور یہ لڑکا میرے ہی بطن سے ہے لیکن میرے بھائی اسکو دوست نہیں رکھتے اس لئے انہوں اس سے انکار کیا اور مجھے بھی اپنا ہم خیال ہونے پر مجبور کیا میں نے اُن کے خوف سے انکار کردیا تھا یہ کہکر اس لڑکے کا ہاتھ پکڑ لیا اور چلی گئی عمر نے کہا لولا علی لھلک عمر۔

قضیۂ بست و ششم

ایک زن حاملہ بعلت زنا عمر کے سامنے پیش کی گئی عمر نے اُس کے رجم کا حکم دیا امیر المومنین علیہ السلام کا اس طرف سے گذر ہوا فرمایا کیا غضب کرتے ہو کیا اس کے ساتھ بچہ کے بھی مار ڈالنے کا ارادہ ہے حالانکہ خدا فرماتا ہے لا تزر وازرۃ وزر اُخری (کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی) کہا پھر کیا کروں فرمایا اس کو وضع حمل کی مہلت دو جب یہ لڑکا پیدا ہو جائے اور کوئی شخص اس کا متکفل ہو جائے تب اس پر حد جاری کرنا اتفاقاً جب وہ عورت بچہ جنی تو مر گئی

قضیہ بست و ہفتم

ایک مرتبہ عمر کے سامنے ایک چور لا گیا حکم دیا گیا کہ اس کا ہاتھ قلم کرو دوسری مرتبہ پھر لایا گیا حکم ہوا اس کا پیر قلم کرو تیسری مرتبہ پھر پیش ہوا پھر قطع عضو کا حکم ملا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ایسا نکرو ہاتھ پیر قطع ہو چکے اب قید کرنا چاہیے،

قضیہ بست و ہشتم

ایک مرتبہ عمر نے حجر الاسود کو بوسہ دیا اور کہا یہ میں جانتا ہوں کہ تو نہ کسی کو نقصان دیتا ہے اور نہ نفع اگر رسولؐ اللہ کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو کبھی میں تجھکو بوسہ ندیتا جناب امیر علیہ السلام نے کہا اے عمر تیرا خیال کہاں ہے یہ نقصان بھی دیتا ہے اور نفع بھی پوچھا کیسے فرمایا خداوند عالم نے جب ذریت رسول سے میثاق لیا تو اُن کے لئے ایک کتاب کو لکھکر اس پتھر کے لئے اسکو لقمہ قرار دیا پس یہ روز قیامت مومن کی وفا کے ساتھ اور کافر کی انکار کے ساتھ گواہی دیگا دکہا گیا ہے کہ وقت اسلام لوگ یہی کہا کرتے ہیں۔ اللھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک ووفاء لعھدک ۔ اے عمر یاد رکھو کہ رسولؐ اللہ نے کوئی کام نہیں کیا اور کسی سنت کو رائج نہیں فرمایا مگر حکم خدا سے ۔

قضیہ بست و نہم

عمر کے پاس ایک سیاہ لڑکا لایا گیا جس کا باپ اس کی ولایت سے انکار کرتا تھا پس عمر نے چاہا کہ اس شخص کو سزا دے امیر المومنین علیہ السلام نے کہا صبر کرو شخص مذکور

تھی فرمایا اسی وجہ سے خدا نے اسے سیاہ کردیا جایہ لڑکا تیرا ہی ہے عمر نے کہا لولا علی لھلک عمر۔

قضیہ سی ام

انس ابن مالک سے روایت ہے کہ ایکبار عمر منیٰ میں تھے کہ ایک اعرابی کچھ اونٹ لئے ہوئے آیا جنکے اوپر ہودج بھی تھے عمر نے مجھ سے کہا اس اعرابی سے دریافت کرو اونٹ فروخت کرتا ہے اس نے کہا ہاں پس عمر نے چودہ شتران میں سے خرید کئے اور مجھ سے کہا اپنے اونٹ جدا کرلو عرب نے کہا ان کے پالان اور ہودج تو مجھے اتار لینے دیجئے عمر نے کہا میں نے مع اُن کے خریدا ہے غرضکہ آپس میں جھگڑا ہوا اور یہ قضیہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس آیا حضرت نے عمر سے کہا تم نے پالان و ہودج کی شرط کرلی تھی کہا نہیں فرمایا تو ان کو جدا کرو اونٹوں کے ساتھ وہ کیونکر آسکتے ہیں غرض کہ مجبوراً ایسا ہی کیا گیا ۔ز۔ز۔ز

قضیہ سی ویک

ایکبار خلیفہ ثانی کے پاس کچھ مال تقسیم کرنے کیلئے آیا جب لوگوں کو تقسیم کیا گیا تو اس میں سے تھوڑا سا بچ رہا پوچھا اب اس کا کیا ہو سب نے کہا یہ آپ ہی لے لیجئے اگر سب کو تقسیم ہوگا تو بہت ذرا ذرا سا حصہ پہنچے گا اس سے بہتر ہے کہ آپ ہی کے پاس رہجائے عمر نے قبول کرلیا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا نہیں اے عمر اس کو تقسیم کردیہ مال تمام مسلمانوں کا شترکہ ہے تجھے کوئی حق چار آدمیوں کے کہنے سے اپنے پاس رکھنے کا نہیں ہے جسقدر حصہ ازروے تعداد معین ہو وہ دو کمی یا

قضیۂ سی و دوم

ایک شخص نے عمر سے کہا کہ میں نے اپنی زوجہ کو ایک طلاق حالت شرک میں دی اور دو طلاق حالت اسلام میں آیا یہ درست ہے عمر یہ سنکر ساکت ہوئے اور کہا اس کا جواب علیؑ سے پوچھو جب حضرت سے دریافت ہوا تو فرمایا کہ اسلام اس کا باطل کرنے والا ہے جو اس سے پہلے تھا پس ابھی ایک طلاق اور باقی رہی۔

قضیۂ سی و سوم

ایک غلام امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے لایا گیا جس نے اپنے آقا کو مار ڈالا تھا حضرت نے غلام سے پوچھا تو نے اپنے آقا کو قتل کیا ہے اُس نے کہا ہاں فرمایا کیوں کہا اس لئے کہ اس نے بجبر مجھ سے فعل بد کیا تھا حضرت نے اولیاء مقتول سے پوچھا کیا تم نے اپنے ولی کو دفن کر دیا کہا ہاں فرمایا کتنی دیر ہوئی کہا ابھی ابھی حضرت نے خلیفہ ثانی سے (یہ مقدمہ انہیں کے دربار میں پیش تھا) فرمایا کہ اس لڑکے کو تین روز تک بغیر کسی سزا کے قید رکھو اور پھر اولیاء مقتول سے کہا کہ تین روز کے بعد میرے پاس آنا جب تین روز ہو چکے تو آپ عمر کو لئے ہوئے مع اولیاء مقتول مقتول کی قبر پر پہنچے اور فرمایا کہ قبر کھولکر مردہ کو باہر نکالو جب قبر کھولی گئی تو میت کا کہیں اس میں نشان نہ تھا یہ خبر حضرت کو دی گئی فرمایا اللہ اکبر رسول اللہ نے سچ فرمایا ہے کہ جو شخص میری امت میں سے قوم لوطؑ کا سا عمل کرے گا اور اسی حالت میں مرجائے گا تو قبر کے اندر تین روز سے زیادہ نہ ٹھہرے گا زمین اُس کی لاش کی قوم لوط کے مہلکین کی طرف پھینک دے گی۔

قضیہ سی و چہارم

عمران بن حماد ناقل ہے کہ حاجیوں کا ایک گروہ شام کی طرف سے آرہا تھا راستہ میں ان لوگوں نے درآنحالیکہ احرام باندھے ہوئے تھے ایک شترمرغ کے گھونسلے سے پانچ انڈے نکالے اور بھونکر کھا گئے پھر خیال ہوا کہ ہم نے غلطی کی جو حالت احرام میں شکار کیا پس وہ سب کے سب مدینہ میں آئے اور عمر سے یہ قصہ بیان کیا انہوں نے کہا کہ اصحاب رسولؐ کی جماعت سے اس کی بابت دریافت کرو میں اس کی بابت کچھ نہیں بتا سکتا جب ان لوگوں سے پوچھا گیا تو سب نے جدا جدا جواب دیا تاآنکہ معاملہ امیرالمومنین علیہ السلام تک پہنچا فرمایا اُن لوگوں کو چاہئے کہ پانچ اونٹنیوں کو حاملہ کرائیں اور اُن سے جو بچے پیدا ہوں وہ راہ خدا میں دیدیں یہی اُن کی ایذا کا بدلہ ہے عمر نے کہا اے ابوالحسنؑ کبھی اونٹنیوں کا حمل ضایع بھی ہوجاتا ہے فرمایا انڈے بھی تو گندے ہوجاتے ہیں۔

قضیہ سی و پنجم

ایک شخص مہتم نامی لشکر میں تھا جب اپنے گھر آیا تو چھ مہینے کے بعد اس کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اس نے عمر کے سامنے جاکر یہ واقعہ بیان کیا اور کہا یہ لڑکا میرا نہیں ہے عمر نے اس عورت کو بلاکر رجم کا حکم دیا امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا یہ عورت سچی ہے خدا فرماتا ہے وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا (حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس ماہ ہے) وقال والدات یرضعن اولادھن حولین کاملین (مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں) پس حمل و رضاع کا زمانہ تیس ماہ کا ہوگیا اس میں تم کو اس قدر تعجب کیوں ہے عمر نے کہا لولا علیؑ لہلک عمر

توضیح اول حمل چالیس روز کا ہوتا ہے اور بزمانہ انعقاد نطفہ کا ہے اور اقل

پھر چالیس دن علقہ ہو کر رہتا ہے پھر چالیس دن مضغہ رہتا ہے اور چالیس روز تک صورت اختیار کرتا ہے بیس روز تک روح حلول کرتی ہے پس یہ سب چھ مہینہ ہو گئے ؛

قضیہ سی و ششم

ایک شخص نے کسی کے بیٹے کو قتل کر ڈالا تھا مقتول کا باپ قاتل کو لیکر عمر کے پاس آیا انہوں نے قتل کا حکم دیا جلاد نے دو تلواریں اسکو ماریں اور یہ خیال کیا کہ وہ مر گیا لیکن رمق جان رہگئی تھی لوگ اسکو اٹھا کر گھر لے گئے اور اُس کا علاج شروع کیا چھ مہینہ کے بعد زخم بالکل اچھے ہو گئے مقتول کا باپ پھر اس شخص کو پکڑ کر عمر کے پاس لایا انہوں نے پھر قتل کا حکم دیا وہ شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس فریاد لایا حضرت نے عمر سے کہا تم نے یہ کیا حکم دیا ہے کہا النفس بالنفس فرمایا کیا تم نے اسکو قتل نہیں کرایا تھا کیوں نہیں مگر وہ زندہ رہگیا پوچھا اب کیا دوبارہ قتل کرنیکا ارادہ ہے عمر نے کہا آپ کی اس میں کیا رائے ہے حضرت نے مقتول کے باپ سے کہا کیا تو نے اس کو ایکمرتبہ قتل نہیں کیا اُس نے کہا ضرور کیا پس کیا میرے لڑکے کا خون باطل ہو گیا ؟ فرمایا نہیں لیکن حکم یہ چاہتا ہے کہ تجھے اس شخص کے حوالہ کیا جائے تاکہ وہ تجھ سے پہلے اس کا قصاص لے لے جو تو اس کے ساتھ کر چکا ہے اس کے بعد تو اپنے لڑکے کے جرم میں اسکو قتل کر ڈالنا اور آگاہ ہو کہ اس کا قصاص جو تیرے اوپر ہے وہ تیری موت ہے اور اسکا دینا ضروری ہے یہ سنکر وہ شخص حیران ہو گیا اور کہا کہ میں اپنے بیٹے کے خون سے درگذرا وہ مجھے قصاص سے معافی دے غرضیکہ ان دونوں کے درمیان اس کی بابت ایک کاغذ تحریر ہو گیا جب عمر نے یہ فیصلہ دیکھا تو اپنے ہاتھ آسمان کی جانب اٹھا کر کہا شکر ہے خدا کا اے علیؑ تم اہلبیت رحمت ہو اور پھر کہا

قضیۂ بست و ہفتم

قدامہ ابن مظعون نے شراب پی عمر نے اُسپر حد جاری کرنے کا ارادہ کیا اس نے کہا کیا کرتے ہو میرے اوپر حد واجب نہیں کیونکہ خدا قرآن میں فرماتا ہے لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا (جو لوگ باایمان ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں ان کے لئے کوئی چیز کھانے میں گناہ نہیں) عمر نے یہ سنکر حد کو روکدیا جب امیر المومنین علیہ السلام کو یہ خبر پہنچی تو فرمایا قدامہ اس آیت کا اہل نہیں اور نہ اُن لوگوں میں سے ہے جو ایمان والے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں ایسے لوگ کبھی حرام کو حلال نہیں کرتے اے عمر قدامہ کو بلاکر کہو کہ توبہ کرے اگر وہ توبہ کرے تب اُسپر حد قائم کرو ورنہ قتل کرو کیونکہ یہ ملت سے خارج ہوگیا جب یہ خبر قدامہ کو پہنچی تو توبہ کی اور عمر نے اس پر حد جاری کی

قضیۂ بست و ہشتم

ایک مجنونہ عورت کے ساتھ ایک شخص نے بدکاری کی اور لوگ اس واقعہ کے گواہ بھی تھے کہ یہ فعل عورت کے اختیار سے ہوا عمر نے اس عورت کو کوڑے لگانے کا حکم دیا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اسکو چھوڑدو کیا تمہیں خبر نہیں کہ یہ فلاں قبیلہ کی مجنونہ عورت ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے رفع القلم عن المجنون حتی یفیق (مجنون اسوقت تک مرفوع القلم ہے جبتک اچھا نہو)

قضیۂ بست و نہم

دو عورتیں ایک لڑکے میں جھگڑا کرتی ہوئی عمر کے پاس آئیں ہر ایک کہتی تھی کہ یہ لڑکا میرا

امیر المومنین علیہ السلام نے اول ان عورتوں کو بہت کچھ سمجھایا جب کسی طرح نہ مانیں تو حکم دیا کہ ایک آرہ لاؤ انہوں نے دریافت کیا کیا کیجئے گا فرمایا اس لڑکے کے دو ٹکڑے کر کے نصف نصف تم کو دونگا یہ سنکر جو اس لڑکے کی حقیقی ماں تھی بیقرار ہو گئی اور کہا خدا کے لئے اے ابوالحسن میں اس لڑکے سے باز آئی حضرت نے فرمایا یہ لڑکا اسی عورت کا ہے چنانچہ وہ لڑکا اسی عورت کو دلا دیا گیا پھر دوسری عورت نے بھی اس کی تصدیق کی کہ وہ لڑکا اسی کا تھا۔

قضیۂ چہلم

ایک بار دو کنیزیں ایک لڑکے اور لڑکی میں جھگڑا کرتی ہوئی عمر کے پاس آئیں عمر نے کہا علیؑ کو بلاؤ وہ اس میں فیصلہ کریں گے جب امیر المومنین علیہ السلام آئے تو تمام قصہ بیان کیا گیا فرمایا دو شیشیاں منگاؤ اور ان کو وزن کر کے ان دونوں کنیزوں کو دو کہ اپنا اپنا دودھ اس میں بھریں جب وہ شیشیاں دودھ سے بھری ہوئی آئیں فرمایا اب پھر وزن کرو جس کی شیشی بھاری ہو اس کا لڑکا ہے اور جس کی ہلکی ہو اس کی لڑکی ہے عمر نے کہا یہ کیسے فرمایا اس لئے کہ خدا فرماتا ہے جعل للذکر مثل حظ الانثیین (مرد کے لئے عورت سے دوگنا حصہ ہے)

قضیۂ چہل و یکم

ایک عورت نے انڈے کی سفیدی اپنی سوتن کے فرش پر ڈالدی اور شوہر سے کہا کہ رات کو اس کے پاس کوئی مرد سویا تھا جب اس کا فرش دیکھا گیا تو سفیدی کا

دھبہ پایا گیا شوہر نے یہ قصہ عمر سے بیان کیا عمر نے اس عورت کے سنگسار کر دینے کا ارادہ کیا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا خوب کھولتا ہوا پانی لاؤ اور اس کپڑے پر ڈالو جب پانی ڈالا گیا تو وہ سفیدی بریان ہو کر سمٹ گئی آپ نے اس کپڑے پر سے اس کو لیکر عورت کی طرف پھینک دیا اور فرمایا یہ تو تمہارا مکر ہے انّ کیدکنّ عظیم اور شوہر سے کہا اس عورت کو اپنے گھر لے جا اسپر یہ تہمت لگائی گئی ہے اور اس دوسری عورت پر حد جاری کی ؛؛؛

قضیۂ چہل و دوم

ایک مرتبہ عمر نے لباس کعبہ کے اتارنے کا ارادہ کیا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن رسول اللہ پر نازل ہوا اور اس میں اموال کی چار قسمیں کی گئیں اول اموال مسلمین جنکو ورثہ میں تقسیم کیا جاتا ہے دوسرے مال غنیمت جو مستحقین پر تقسیم ہوتا ہے تیسرے خمس اس کے لئے بھی خدا نے ایک محل قرار دیا ہے چوتھے صدقات اس کے لئے بھی ایک خاص محل ہے اور لباس کعبہ کے لئے بھی اس نے ایک مقام قرار دیا ہے عمر یہ تم بخوبی جانتے ہو کہ نہ خدا کو نسیان ہے اور نہ کوئی جگہ اسپر مخفی ہے پس تم کو چاہئے کہ جہاں اسکو خدا نے اور اس کے رسولؐ نے قرار دیا ہے وہیں رہنے دو یہ سنکر عمر نے کہا اگر علیؑ نہوتے تو میں رسوا ہو جاتا ؛؛؛

قضیۂ چہل و سوم

ایک مرتبہ مجوسیوں کی نسبت عمر نے کہا کہ یہ لوگ نہ یہودی ہیں نہ نصرانی نہ ان کے پاس کوئی کتاب ہے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا نہیں ان کے پاس کتاب تھی

[illegible] ایک بادشاہ تھا جس نے حالت نشہ

نشہ سے افاقہ ہوا تو کہا اس سے برأت کی کیا صورت ہو ارکین سلطنت نے مشورہ دیا کہ تمام اہل مملکت کو جمع کر کے یہ کہدے کہ میرے نزدیک یہ حلال ہے اور اُن کو مجبور کر کہ وہ بھی اس کام کو رواج دیں جب سب لوگ جمع ہوئے اور یہ حلت کا فتویٰ سنایا گیا تو لوگوں نے اس کے قبول کرنے سے انکار کیا بادشاہ نے غصہ ہو کر زمین میں ایک گڑھا کھدوایا اور اس میں خوب اچھی طرح سے آگ روشن کرا کے حکم دیدیا کہ جو شخص انکار کرے اسکو اس گڑھے میں ڈال دیا جائے۔ اور جو قبول کرے اسکو چھوڑ دیا جائے اس رسم بد کے رائج ہونے کی وجہ سے کتاب خدا اُن کے درمیان سے اٹھگئی ؛؛

قضیۂ چہل و چہارم

ایک بوڑھے آدمی نے ایک عورت سے تزویج کی اور حالت جماع میں اُس کے شکم پر مر رہگیا اس عورت کے ایک لڑکا پیدا ہوا متوفی کی اولاد نے خلیفہ ثانی کے دربار میں دعوے کیا کہ یہ لڑکا زنا کا ہے عمر نے اس عورت کے سنگسار کرنے کا حکم دیا جب امیر المومنین علیہ السلام کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو آپ نے ان لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ کس روز تزویج ہوئی تھی اور کس روز موافقت ہوئی اور اس کا جماع کس صورت سے تھا کہا نہیں فرمایا عورت کو بلاؤ وہ عورت معہ لڑکے کے حاضر ہوئی پس امیر المومنین علیہ السلام نے اس لڑکے کے ہم سن چار لڑکے اور بلائے اور اُن سے کہا کہ تم کھیلو۔ جب وہ خوب کھیل میں مشغول ہو گئے تو حضرت نے زور سے ایک صیحہ کیا سب لڑکے فوراً کھڑے ہو گئے مگر وہ لڑکا اپنی ہتھیلیوں پر تکیہ کر کے کھڑا ہوا

ضعیف کا ہے میں نے اس کے ہاتھوں پر تخمینہ کرنے سے ضعیف سمجھ لیا پھر حضرت نے اس لڑکے کے بھائیوں پر حد جاری کی۔۔۔۔

قضیۂ چہل و پنجم

ایک عورت کی بابت چند لوگوں نے گواہی دی کہ فلاں چشمے کے اوپر اس سے ایک شخص نے جو اس کا شوہر نہیں تھا جماع کیا عمر نے رجم کا حکم دیا اس عورت نے اپنا رخ آسمان کی طرف کیا اور کہا پروردگارا تو خوب جانتا ہے کہ میں بیگناہ ہوں یہ سنکر عمر کو غصہ آگیا اور کہا تو گواہوں کو جھٹلاتی ہے جب امیر المومنین علیہ السلام کو اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ اس عورت سے واقعہ تو معلوم کرو اس عورت نے بیان کیا کہ میرے شوہر کی ایک اونٹنی تھی اسکو لیکر میں صحرا کی طرف چلی اور بقدر ضرورت پانی اپنے ساتھ لے لیا میرے ساتھ خلیطہ میرا ہمسایہ بھی روانہ ہوا جب میرا پانی ختم ہو گیا اور میری اونٹنی بھی اس زمانہ میں دودھ نہ دیتی تھی تو میں نے خلیطہ سے پانی مانگا اس نے انکار کیا اور کہا جب تک تو مجھے اپنے نفس پر قابو نہ دے گی میں ہرگز پانی نہ پلاؤں گا میں نے کہا یہ ہرگز ممکن نہیں لیکن جب میری جان نکلنے لگی تو میں مجبور ہو گئی اور اس فعل بد کی مرتکب ہوئی حضرت نے فرمایا اللہ اکبر فمن اضطر فی مخمصۃ غیر متجانف لاثم فلا اثم علیہ اے عمر اس کو چھوڑ دو یہ مضطر و مجبور تھی۔۔۔۔

قضیۂ چہل و ششم

دو شخصوں نے ایک عورت کے پاس کچھ امانت رکھی اور کہا کہ جب تک ہم دونوں شخص ملکر تیرے پاس نہ آئیں اسکو ہرگز نہ دینا کچھ روز بعد ان میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ وہ امانت مجھے دیدے میرا ساتھی مرگیا عورت نے انکار کیا لیکن جب اصرار زیادہ

... کچھ عرصہ کے بعد دوسرا شخص آیا اور

امانت کو طلب کیا عورت نے کہا وہ تو تیرا ساتھی یہ کہکر لے گیا کہ میرا رفیق مرگیا ہے اس نے کہا میں اسکو نہیں جانتا اور اس عورت کو پکڑ کر عمر کے پاس لایا عمر نے عورت سے کہا تو ضامن ہے وہ عورت جناب امیر المومنین علیہ السلام کے پاس فریاد لائی حضرت نے اس شخص سے فرمایا جب تم نے یہ شرط کرلی تھی کہ جب تک ہم دونوں ساتھ نہ آئیں یہ امانت نہ دینا اب تو کیسے طلب کر رہا ہے جا اور اپنے رفیق کو لیکر آ تاکہ تیرے بعد وہ اس عورت سے امانت طلب نکرے اور شرط کے ساتھ ادا ہو جائے یہ سنکر وہ شخص ساکت ہو گیا بعد کو معلوم ہوا کہ یہ از روئے حیلہ اس عورت کا مال حاصل کرنا چاہتا تھا ۰۰۰

قضیہ چہل ہفتم

ابو صبرہ کا بیان ہے کہ دو شخص عمر کے پاس آئے اور کنیز کی طلاق کے بارے میں سوال کیا عمر نے اس کا جواب ایک کھلی ہوئی پیشانی والے شخص سے دریافت کیا اس نے کہا دو مرتبہ عمر نے ان لوگوں سے کہا دو مرتبہ ایک نے ان میں سے کہا اے عمر ہم تیرے پاس آئے تھے اور تجھکو امیر المومنین سمجھکر طلاق اَمۃ کا سوال کیا تھا تو دوسرول سے پوچھکر جواب دے رہا ہے عمر نے کہا وائے ہو تم پر یہ بھی جانتے ہو یہ کون ہے یہ علی ابن ابیطالب ہیں جن کی نسبت رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر آسمان و زمین ایک پلہ میں رکھے جائیں اور علی کا ایمان ایک پلہ میں تو علی کے ایمان کا پلہ بھاری رہے گا ۰۰۰

باب چہارم

(وہ قضایا جو عہد ثالث میں فیصل فرمائے)

قضیۂ چہل و ہشتم

ایک عورت سے ایک شیخ کبیر نے عقد کیا جب وہ حاملہ ہوئی تو شیخ نے کہا کہ یہ حمل میرا نہیں ہے میں نے دخول نہیں کیا عثمان نے اس عورت سے پوچھا نیز ازالہ بکارت کیا گیا کہا نہیں پس اسپر حد جاری کرنے کا حکم لگایا گیا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا سنو! عورت کے دو سوراخ ہوتے ہیں ایک حیض کا اور ایک بول کا شاید کہ شیخ نے مقام بول پر عضو تناسل رکھا ہو اور منی بہکر سوراخ حیض میں چلی گئی ہو جس سے یہ حاملہ ہوئی ہو چنانچہ جب اس شیخ سے معلوم کیا گیا اس نے کہا بیشک میں نے دخول تو نہیں کیا تھا لیکن مقام بول پر انزال ضرور ہوا تھا حضرت نے فرمایا بس یہ حمل اسی شخص کا ہے اگر یہ اس سے انکار کرے تو مستحق سزا ہے۔

قضیۂ چہل و نہم

ایک عورت عثمان کے یہاں پیش ہوئی جسکے بچہ عقد کے چھ مہینے بعد پیدا ہوا تھا عثمان نے اسکے رجم کا حکم دیا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کیا تم کتاب خدا میں بھی رخنہ ڈالتے ہو خدا فرماتا ہے وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا پھر فرماتا ہے والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ پس دو سال رضاع کے ہوئے اور چھ ماہ مدت حمل کے

قضیۂ پنجاہم

ایک شخص کی ایک کنیز تھی اس سے ایک لڑکی پیدا ہوا پھر اس شخص نے اس کو معزول

لڑکا اس کے شوہر کے کا بھی مالک ہو گیا کیونکہ وہ اس کے باپ کا غلام تھا پھر یہ لڑکا بھی مرگیا اب اس کنیز نے اپنے لڑکے کی میراث پائی جس میں یہ غلام بھی تھا جو اس کا شوہر ہے یہ جھگڑا عثمان کے پاس آیا عورت کہتی تھی یہ میرا غلام ہے اور وہ شخص کہتا تھا کہ یہ میری زوجہ ہے عثمان سے اس کا کوئی فیصلہ نہ ہو سکا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اس عورت سے پوچھو اس شخص نے بعد میراث میں آنے کے تیرے ساتھ مجامعت تو نہیں کی کہا نہیں فرمایا اگر ایسی حالت میں وطی کرتا تو البتہ میں اس کو سزا دیتا عورت سے فرمایا جا یہ تیرا غلام ہے چاہے اس کو آزاد کر یا غلام رکھ یا بیچ ڈال ۔ز۔ز۔ز

قضیہ پنجاہ و یک

ایک زن مکاتبہ نے حالت کتابت میں زنا کیا اور اس کے تین حصہ آزاد ہو چکے تھے عثمان نے اس کی بابت امیر المومنین علیہ السلام سے دریافت کیا فرمایا اسکو دونوں طریقہ سے سزا دینی چاہئے کچھ بطریق رقیت اور کچھ بطریق حریت زید ابن ثابت نے کہا کیوں! بطریق رقیت ہی سزا دینی چاہیئے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ایسا کیوں کیا جائے جبکہ اس کے تین حصہ آزاد ہو چکے ہیں اور حریت کا حصہ رقیت سے زیادہ ہے زید نے کہا اگر ایسا ہی حال ہے تو میراث میں بھی حساب حریت ہونا چاہیئے فرمایا ضرور ۔ز۔ز۔ز

قضیہ پنجاہ و دوم

[illegible]

طلاق دی اور کچھ مدت کے بعد مرگیا پس انصاریہ نے بعرض حصول میراث عثمان کے سامنے دعوے کیا کہ شوہر کی موت اس کے عدہ طلاق میں واقع ہوئی اور اس کے گواہ بھی پیش کئے عثمان نے اس قضیہ کو امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے پیش کیا حضرت نے فرمایا اس سے اس بات کا حلف لو کہ قبل شوہر کی وفات کے تین طہر ختم نہوئے تھے اگر قسم کھالے تو میراث دیدی جائے ورنہ نہیں یہ سنکر عثمان نے زن ہاشمیہ سے کہا کہ یہ فیصلہ تیرے ہی ابن عم کا ہے اس نے کہا میں اس پر راضی ہوں وہ قسم کھا جائے لیکن انصاریہ نے قسم نہ کھائی اور میراث چھوڑ دی۔

قضیۂ پنجاہ وسوم

ایک شخص کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اس کی زوجہ نے یہ خیال کرکے کہ مبادا یہ اس سے شادی کرلے ایک روز کچھ عورتوں کو بلایا اور اس لڑکی کو ان سے پکڑوا کر اپنی انگلی سے اس کا ازالہ بکارت کردیا اور جب شوہر آیا تو اس یتیمہ پر فحش کی تہمت لگائی اور انہیں عورتوں کو گواہ بنایا جب یہ قضیہ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس پہونچا تو حضرت نے گواہ طلب کئے اس عورت نے انہیں عورتوں کو پیش کردیا حضرت نے اپنی تلوار نیام سے نکالی اور سامنے رکھکر اس عورت کو بلایا پہلے تو اسے بہت کچھ سمجھایا لیکن جب وہ اپنے قول سے نہ ہٹی تو اس کو سامنے سے ہٹادیا اور ایک گواہ کو طلب کیا اور حضرت دو زانو ہوکر بیٹھ گئے جب وہ عورت آئی تو فرمایا تو مجھکو پہچانتی ہے میں علی ابن ابی طالب ہوں اور یہ میری تلوار ہے اس شخص کی عورت نے جو کچھ کہا وہ کہا اب میں تجھکو امان دیتا ہوں اگر تو نے سچ نہ بیان کیا تو اسی تلوار سے سر اڑادوں گا اس نے کہا سچ پر امان ملے گی فرمایا ضرور تب اس نے کہا اے ابوالحسن یہ واقعہ بالکل غلط ہے اصل بات یہ ہے اس عورت نے لڑکی کے حسن و جمال کو دیکھکر یہ خوف

... شوہر ... اس نے لڑکی کو شراب پلائی اور ہم کو بلا کر کہا کہ اسے پکڑ لو پھر اس نے اپنی انگلی سے افضا کر دیا حضرت نے یہ سُنکر فرمایا اللہ اکبر میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے بعد دانیال نبی کے گواہوں میں فرق پیدا کیا پس حضرت نے اس عورت پر قاذف (یعنی تہمت لگانے والا) کی حد جاری کی اور ان سب پر عُقر قرار دیا (عقر بالضم اس کو مہر کو کہتے جو نشیۂ وطی واجب ہوتا ہے) اور عُقران کا چار سو درہم تھا اس عورت سے فرمایا اب تو اپنے شوہر سے ہاتھ اُٹھا چنانچہ شوہر نے اسکو طلاق دیکر جاریہ سے تزویج کرلی۔ لوگوں نے پوچھا یا علیؑ قصہ حضرت دانیالؑ بیان کیجئے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا اس کے دو قاضی تھے اور ان دونوں کا ایک دوست تھا جو نہایت صالح اور پرہیزگار شخص تھا اور اُس کی عورت حد درجہ جمیلہ و جمیلہ تھی اتفاقاً بادشاہ نے اُسکو کسی مہم پر بھیجا اُس نے دونوں قاضیوں سے کہا کہ اتنے عرصہ کے لئے میری عورت کے نگران حال رہنا جب وہ شخص چلا گیا اور یہ دونو قاضی اسکے گھر پہ گئے تو عورت کا حسن و جمال دیکھکر عشق میں مبتلا ہو گئے اور فعل بد کے خواہشمند ہوئے عورت نے انکار کیا انہوں نے کہا ہم بادشاہ سے کہیں گے کہ تو نے زنا کیا ہے پھر ہم تجھے سنگسار کردیں گے عورت نے کہا جو تمہارا جی چاہے کرو مگر مجھے یہ امر منظور نہیں دونوں قاضی بادشاہ کے پاس گئے اور اس عورت کی نسبت اظہار بغاوت کیا بادشاہ نے اسکو ایک امر عظیم خیال کرکے وزیر سے مشورہ کیا وزیر نے کہا دیکھئے میں اس کی بابت کوئی تدبیر کرتا ہوں وزیر یہ کہکر شہر میں گشت کرنے کے لئے نکلا اتفاقاً اس کا گذر چند لڑکوں کی طرف ہوا جس میں حضرت دانیال بھی تھے ان سب لڑکوں کو حضرت دانیال نے پکار کر کہا اے لڑکو آؤ میں تم سب کا بادشاہ بنتا ہوں اور فلاں لڑکے تو ایک زن عابدہ بن جا اور فلاں فلاں لڑکے

لکڑی کی ایک تلوار بنائی اور سب لڑکوں سے کہا کہ تم فلاں مقام پر جا کر بیٹھ جاؤ اور جس لڑکے کو ہم بلائیں وہ آئے پھر ایک لڑکے کو ان دو لڑکوں میں سے طلب کیا اور کہا سچ سچ واقعہ بیان کرو اگر تم نے سچ نہ کہا تو اس تلوار سے قتل کر دونگا اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اس عورت نے بدفعلی کی ہے پوچھا کب کہا فلاں فلاں روز پوچھا کس کے ساتھ کہا فلاں فلاں شخص کے ساتھ کہا کس جگہ کہا فلاں مقام پر کہا اچھا اب تم جاؤ اور دوسرے کو بھیجو اس سے پوچھا تو کیا جانتا ہے کہا اس عورت نے ضرور ایسا کیا پوچھا کب کہا فلاں روز پوچھا کس کے ساتھ کہا فلاں ابن فلاں کے ساتھ پوچھا کہاں کہا فلاں مقام پر۔ پس اول دوسرے گواہ میں اختلاف ہوا حضرت دانیال ؑ نے فرمایا ایہا الناس یہ دونوں شخص جھوٹے ہیں اے فلاں! لوگوں میں جا کر ندا کر دے کہ ان دونوں نے فلاں عورت پر جھوٹی گواہی دی پھر فرمایا ان دونوں کو حاضر کرو میں قتل کرونگا۔ یہ سنکر وزیر بادشاہ کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا بادشاہ نے دونوں قاضیوں کو بلایا اور اظہار لئے دونوں جھوٹے ثابت ہوئے حکم دیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے۔ ٭٭٭

باب پنجم

وہ قضایا جو امیر المومنین نے اپنے عہد میں فیصل کئے

قضیۂ پنجاہ و چہارم

بعد قتال بصرہ امیر المومنین علیہ السلام ایک سمت جا رہے تھے راستہ میں ایک عورت اور ایک لڑکا مرا ہوا دیکھا دریافت کیا یہ کیا بات ہے لوگوں نے کہا یہ حاملہ تھی جس وقت قتال و ہزیمت کو دیکھا تو ڈر کر گر گئی حضرت نے پوچھا ان دونوں میں سے پہلے کون

ب باپ اور ماں کو ایک ثلث کا پھر شوہر کو اس عورت کی اس دیت میں سے جو لڑکے

سے ملی تھی نصف کا مالک بنایا اور باقی میں میت کے قرابنداروں کو وارث بنایا پھر شوہر

کو اس عورت کی دیت سے نصف کا مالک کیا اور وہ دو ہزار پانچ سو درم تھے اور یہ

اس وجہ سے ہوا کہ سوا اس مردہ لڑکے کے اور کوئی لڑکا اس عورت کے نہ تھا یہ تمام

دیت حضرت کے حکم کے موافق بیت المال بصرہ سے دی گئی

قضیۂ پنجاہ و پنجم

امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے ایک شخص لایا گیا جس نے کسی شخص کو خطاءً

قتل کرڈالا تھا حضرت نے اس سے پوچھا تیرے اہل قبیلہ اور قرابندار لوگ کہاں

ہیں کہا میرے قرابندار موصل میں ہیں حضرت نے اس کی بابت تحقیق کی لیکن کوئی قرابندار

یہاں نہ معلوم ہوا آپ نے حاکم موصل کو لکھا کہ فلاں ابن نے جس کا حلیہ ایسا ایسا ہے

ایک مسلمان شخص کو خطاءً قتل کردیا ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ میں اہل موصل سے

ہوں وہاں میرے قرابندار اور اہل بیت ہیں پس میں اسکو مع اپنے رسول فلاں ابن

فلاں کے جس کا حلیہ ایسا ایسا ہے روانہ کرتا ہوں جب یہ دونوں تیرے پاس پہنچیں اور

تو میرا خط پڑھے تو اس کی تحقیق کرنا اور قرابت داروں کا حال معلوم کرنا اگر اہل موصل میں

سے مسلمان قرابندار وہاں ہوں تو اُن کو جمع کرنا اور جو شخص اُن میں سے ایسے

ہوں کہ موافق کتاب اللہ کے بغیر کسی مانع کے اس کی میراث انکو پہنچتی ہو وہ لوگ

ماں اور باپ دونوں کی طرف سے قرابت دار ہوں تو جو باپ کے قرابندار ہوں اُن

سے دو ثلث اور جو ماں کے قرابندار ہوں ان سے ایک ثلث دیت طلب کر اور

اگر باپ کے قرابندار نہوں تو دیت کو ماں کے قرابتداروں پر تقسیم کر اور اس دیت کو ان سے

نہ باپ کی طرف کا تو اُس دیت کو اہل موصل میں سے اُن لوگوں پر تقسیم کر
جن میں یہ شخص پیدا ہوا ہو اور نشوونما پائی ہو لیکن اس میں ذکا غیر کوئی اہل سیر سے
نہ داخل کرنا چاہیئے پس ان لوگوں سے بھی دیت لینے کے لئے تین سال مقرر کرنا اور
ہر سال کے لئے ایک حصہ معین کر دینا اور اس کا اگر موصل میں کوئی قرابتدار ہو ہی
نہیں اور نہ اہل ہو تو اسکو میری طرف مع رسول کے لوٹا دینا میں اسکا ولی اور دیت
ادا کرنے والا ہوں تاکہ ایک مرد مسلم کا خون باطل نہ ہو۔

قضیہ پنجاہ و ششم

عدی ابن حاتم نے امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ صفین میں جب حضرت
اور معاویہ کے درمیان جنگ شروع ہوئی تو آپ نے باواز بلند اپنے اصحاب کو سنایا:
"قسم خدا کی میں ضرور معاویہ اور اس کے اصحاب کو قتل کر دوں گا" پھر حضرت نے ہلکی آواز
سے کہا "انشاء اللہ"۔ میں حضرت کے قریب تھا عرض کی یا امیرالمومنینؑ آپ نے اس کام
کے لئے قسم کھائی اور پھر اس کا استثنیٰ بھی کر دیا فرمایا۔ الحرب خدعۃ دلڑائی مکاری
ہے میں مومنوں کے نزدیک صادق القول ہوں میرا ارادہ یہ ہے کہ اپنے اصحاب کو
جنگ پر برانگیختہ کروں تاکہ وہ سستی نہ کریں لیکن کچھ لوگ ان میں طمع والے بھی ہیں
پس میں نے اُن کو یہ سمجھایا کہ نفع پائیں گے وہ اس سے بعد آج کے انشاءاللہ
تعالیٰ۔

قضیہ پنجاہ و ہفتم

امام جعفر صادق علیہ السلام نے امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک
شخص نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ ایک شخص کو قتل کر دے چنانچہ اس نے قتل کر دیا۔

مین شخص شریک تھے ایک نے اس شخص کو پکڑا دوسرے نے قتل کیا تیسرا کھڑا دیکھتا رہا تب حضرت نے یہ فیصلہ کیا کہ جو شخص دیکھتا رہا ہے اس کی آنکھیں نکالی جائیں اور جس شخص نے پکڑا تھا اس کو مدت العمر قید رکھا جائے اور جس نے قتل کیا تھا اس کو قتل کیا جائے۔

قضیۂ پنجاہ ہشتم

عہد امیر المومنین علیہ السلام میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جسکے دو سر تھے اور دو سینے تھے پس حضرت سے سوال کیا گیا کہ اسکو میراث کس طرح دی جائے فرمایا کہ اس کو سلاؤ اور پھر اسپر ایک صیحہ کرو اگر اس کے جسم کے دونوں حصے ایکبارہی جاگ جائیں تو ایک میراث ہوگی اور اگر ایک حصہ جاگ جائے اور ایک باقی رہے تو دو میراثیں ہونگی۔

قضیۂ پنجاہ و نہم

عثمان کے سامنے ایک شخص ایسا لایا گیا جس کے دو سر تھے اور دو منہ دو ناکیں دو قبل دو دُبر چار آنکھیں اور ایک بدن۔ عثمان نے تمام صحابہ کو جمع کر کے اسکی بابت دریافت کیا مگر کوئی جواب نہ پایا گیا جب امیر المومنین علیہ السلام کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ اس کے سوتے وقت اگر چاروں آنکھیں بند ہو جاتی ہیں اور دونوں نتھنوں سے خراٹا لیتا ہے تب تو ایک بدن ہے اور اگر بعض آنکھیں کھلی رہتی ہیں اور بعض بند ہو جاتی ہیں یا صرف ایک ہی منہ سے خراٹا لیتا ہے تو دو بدن ہیں اسیطرح ایک بچہ اور اسی صورت کا حضرت کے سامنے پیش کیا گیا تو اس کا فیصلہ یہ فرمایا کہ اسے خوب کھلاؤ پلاؤ اگر یہ دونو اعضا

قضیۂ شصتم

ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا میں نے مری ہوئی مرغی کو دبایا اس میں ایک انڈا نکلا ہیں اُس کو کھا سکتا ہوں یا نہیں فرمایا نہیں عرض کی اگر اس انڈے کا بچہ نکلوالوں تب فرمایا کھا سکتا ہے کہا یہ کیسے فرمایا یہ زندہ مُردہ سے نکلا ہے اور وہ مُردہ مُردہ سے نکلا ۔

قضیۂ شصت و یکم

ایک شخص نے ایک شخص کی لڑکی کو جو زن عربیہ سے تھی پیغام دیا اور لڑکی کے باپ نے اُسکا نکاح کر دیا لیکن شوہر کے یہاں بجائے بنت عربیہ کے بنت عجمیہ کو بھیجدیا جب شوہر کو معلوم ہوا کہ یہ لڑکی وہ نہیں ہے جس کے لئے پیغام دیا گیا تھا تو معاویہ کے پاس گیا اور تمام قصہ بیان کیا اُس نے کہا اس کا فیصلہ علیؑ سے بہتر کوئی نکر سکے گا چنانچہ معاویہ مع اُس شخص کے خود کوفہ آیا اور امیر المومنین سے واقعہ بیان کیا حضرت نے فرمایا لڑکی کے باپ کو چاہیئے کہ بعد بنت عربیہ کے اس مہر کو جو اس کے شوہر نے قرار دیا تھا بنت عجمیہ کے لئے بسبب حلت فرج سامان خرید کرے یہی اُس کا مہر ہوا اور اس شخص کو حکم دیا کہ اس لڑکی کو مس نکرے تا اینکہ اس کا عدہ ختم نہو جائے اور اس فعل کی سزا میں باپ کے کوڑے لگائے جائیں ۔

قضیۂ شصت و دوم

جب امیر المومنین علیہ السلام نے تلی کھانے سے منع فرمایا تو ایک قصاب نے کہا یا علی جگر و طحال میں کیا فرق ہے جو آپ نے ایک کے کھانے سے روکا اور دوسرے سے

فرق بتائے دیتا ہوں پس وہ قصاب کبد وطحال وگوشت لے کر آیا۔ فرمایا کبد وطحال
دونوں کو درمیان سے چاک کر کے پانی میں ڈال دے پس تھوڑی دیر کے بعد کبد تو
سفید ہوگیا اور کوئی شئے اس میں سے کم ہوئی لیکن تلی سفید نہ ہوئی اور تمام خون بہہ کر
بہ گئی صرف پوست اور رگیں باقی رہگئیں فرمایا دیکھ یہ فرق ہے یہ گوشت ہے اور وہ
خون ۔۔۔۔

قضیہ شصت و سوم

ایک عورت قاضی شریح کے پاس لائی گئی اور اس نے اظہار کیا کہ بعض چیزیں مجھ
میں علامات مرد سے ہیں اور بعض علامات زن سے ہیں میں دونوں مقاموں سے پیشاب
کرتی ہوں اور دونوں سے ساتھ ہی منقطع ہو جاتا ہے شریح نے یہ سنکر تعجب کیا
اس نے کہا اس سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ میرے شوہر نے مجھ سے مجامعت کی
پس میں اس سے حاملہ ہوئی اور بچہ پیدا ہوا اور میں نے ایک جاریہ سے جماع کیا
پس وہ مجھ سے حاملہ ہوگئی شریح نے یہ سنکر ازرد ے تعجب ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا
اور اسکو لیکر خدمت امیر المومنین علیہ السلام میں آیا اور جیسا اس عورت نے بیان کیا
تھا امیر المومنین علیہ السلام سے بیان کیا حضرت نے اس عورت سے فرمایا تیرا شوہر
کون ہے کہا فلاں شخص فرمایا بلاؤ جب وہ حاضر ہوا تو اس نے عورت کے کلام کی
تصدیق کی آپ نے فرمایا کہ ہم تمہارے کہنے پر بھروسہ نہیں کر سکتے قنبرؓ سے فرمایا چار
عورتوں کے ساتھ اس عورت کو ایک علیحدہ مقام پر لیجاؤ اور اسکی پسلیاں شمار کرو
اس کے شوہر نے کہا میں اس کے بارے میں نہ مرد کو مس کرنے اجازت دیسکتا ہوں
اور نہ عورت کو پس حضرت نے دینار خصی سے فرمایا کہ اس کے جسم پر کپڑے کو باندھ دے
اور قنبر سے کہا اب جاؤ اور پسلیاں شمار کرو پس معلوم ہوا کہ داہنی جانب آٹھ اور

بائیں جانب سات ہیں حضرت نے فرمایا یہ مرد ہے اسکو مردانہ لباس پہناؤ اس مرد نے کہا یا امیر المومنین یہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور مجھ سے اس کے لڑکا پیدا ہو چکا ہے آپ اسکو مردوں میں شامل کئے دیتے ہیں فرمایا میں نے اس کے بارے میں وہی حکم کیسا ہے جو حکم خدا ہے کیونکہ خدا نے حواؑ کو آدمؑ کی آخری بائیں پسلی سے پیدا کیا ہے پس مرد کی پسلیاں کم ہوتی ہیں اور عورت کی پوری ::

قضیہ شصت و چہارم

ابن الحر الجعلی کہتا ہے کہ میں ایک روز معاویہ کے پاس تھا کہ دو شخص ایک کپڑے میں جھگڑا کرتے ہوئے آئے ایک کہتا تھا میرا ہے اور اسپر گواہ بھی رکھتا تھا دوسرا کہتا تھا میرا ہے میں نے بازار میں ایک ایسے شخص سے خریدا ہے جسکو میں نہیں جانتا معاویہ نے کہا کاش اس معاملہ میں علیؑ فیصلہ کرتے تو خوب ہوتا راوی کہتا ہے میں نے معاویہ سے کہا کہ میں ایک روز حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ انہوں نے اسی قسم کا قضیہ فیصل فرمایا تھا اور کپڑا اس شخص کو دلایا تھا جس کے گواہ تھے اور دوسرے کہا تھا کہ تو بایع کو لا معاویہ نے یہ سنکر اس قضیہ کو اسی طرح فیصل کیا ::

قضیہ شصت و پنجم

ایک مرتبہ امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے ایک غلام پیش کیا گیا جس نے ایک حر کو قتل کر ڈالا تھا آپ نے فرمایا اس کو اولیاء مقتول کے پاس لیجاؤ جب وہ ان کے پاس گیا تو انہوں نے معاف کر دیا لوگوں نے کہا اب تو آزاد ہو گیا (اس لئے کہ تو واجب القتل تھا مگر اولیاء مقتول نے خون معاف کر دیا گویا تجھکو آزاد کیا) فرمایا نہیں

قضیۂ شصت و ششم

جابر ابن عبداللہ بن یحییٰ کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا یا امیرالمومنینؑ میں نے اپنی عورت سے منی کو روکا تھا مگر وہ حاملہ ہو گئی ہے فرمایا تو اس بات کی قسم کر کہ تو نے مجامعت کر کے قبل پیشاب کرنے کے دوسری مرتبہ تو اس سے مجامعت نہیں کی اس نے کہا ایسا تو ضرور ہوا ہے فرمایا بس لڑکا تیرا ہی ہے دکیونکہ ہو سکتا ہے کہ پہلی مرتبہ کے جماع کی منی کا بقیہ دوسری مرتبہ کے جماع میں خارج ہو گیا ہو)

قضیۂ شصت و ہفتم

ایک شخص نے دریافت کیا کیا علت ہے اس بارہ میں کہ نماز کپڑے پہن کر ہی ادا کی جائے فرمایا جب انسان نماز پڑھتا ہے تو اس کا جسم اور کپڑے اور ہر وہ شے جو اس کے گرد ہوتی ہے تسبیح کرتی ہے۔

پھر فرمایا آگاہ ہو فرض کیا خدا نے ایمان کو تاکہ شرک سے طہارت ہو جائے اور نماز کو تاکہ انسان کبر سے بچے زکوٰۃ سبب زیادتی رزق ہے روزہ اہل حق کے خلوص کی آزمائش حج میں تقویت دین ہے جہاد میں سلامتی۔ امر بالمعروف میں مصلحت عوام نہی عن المنکر احمقوں کے لئے زجر ہے۔ صلۂ رحم باعث زیادتی جمعیت ہے۔ قصاص حفاظت دماء ہے اقامت حدود سے اظہار عظمت محارم۔ ترک شراب سے حفاظت عقل اجتناب سرقہ میں قیام عفت۔ ترک زنا میں تحقیق نسب۔ ترک لواط میں کثرت نسل

ترک ... عظمت صدق ... صلح میں خوف سے امان امانت میں نظام امت ہو

اطاعت میں تعظیم سلطان مقصود ہے :ز:

قضیہ شصت وہشتم

کسی نے دریافت کیا وقوف حل کا کیا سبب ہے حرم میں کیوں نہیں جاتے فرمایا اس لئے کہ کعبہ بیتِ خدا ہے اور حرم دارِ خدا ہے پس جب آنے والے قصد کرتے ہیں تو ان کو دروازہ پر روکا جاتا ہے تاکہ اندر آنے کے لئے تضرع زاری کریں عرض کی مشعر الحرام میں کیوں ہوا فرمایا اس لئے کہ جب انکو داخل ہونے اذن دیا جائے تو حجاب ثانی پر کھڑے ہوں اور اپنی تضرع کو زیادہ کریں تاکہ قریب آنے کا اذن دیا جائے پھر جب وہ اپنے تفث ارکان حج میں سے ایک رکن ہے جسطرح قصر و شعر وغیرہ ہیں کو ادا کریں اور اس کے اُن گناہوں سے پاک ہو جائیں جو خدا کے اور ان کے درمیان حجاب ہے تو پھر زیارت کی اجازت دی جائے :ز: :ز: :ز:

قضیہ شصت ونہم

ایک شخص نے پوچھا ایام تشریق کے روزے کیوں حرام کر دیئے گئے فرمایا اس لئے کہ ان دنوں میں لوگ زوار خدا ہو کر اس کی ضیافت میں ہوتے ہیں پس مضیف کے لئے سزاوار نہیں کہ اس کے مہمان روزہ رکھیں پوچھا خانہ کعبہ کے پردوں سے تعلق کا کیوں حکم ہے فرمایا اس کی مثال ایسی سمجھ کہ جیسے کوئی شخص کسی کا قصور کرے اور اس سے اس امید میں تضرع وزاری لپٹے کہ وہ اس کے گناہ کو معاف کر دے :ز:

قضیہ ہفتادم

امیر المومنین علیہ السلام نے ایک جوان کو دیکھا کہ رو رہا ہے اس سے دریافت کیا تو کہا میرے

آئے مگر میرا باپ نہ لوٹا حضرت نے فرمایا اس بارہ میں حضرت داؤدؑ کا سا فیصلہ کروں گا پھر حضرت نے ان سب لوگوں کو جو اُس کے باپ کے ساتھ گئے تھے بلایا اور کہا کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ جو کچھ تم نے اس جوان کے ساتھ کیا ہے میں اسکو نہیں جانتا اچھا تم سب فُلاں مقام پر بیٹھ جاؤ اور ایک شخص پہلے میرے پاس آئے اُس سے کہا جو کچھ میں تجھ سے دریافت کروں بہت دھیمی آواز سے جواب دینا پھر حضرت نے اُن کے جانے کا اُترنے کا سال مہینہ دن اس شخص کی بیماری و موت و غسل و کفن نماز و دفن و موضع قبر سب کا سوال کیا اور عبداللہ ابن رافع کو اس کے لکھنے کا حکم دیا جب اس کا بیان ختم ہوا تو حضرت نے زور سے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی حضرت کے ساتھ تکبیر کہی یہ آواز سُنکر اس شخص کے ساتھیوں نے جانا کہ حضرت کو سچا واقعہ معلوم ہو گیا اب حضرت نے دوسرے شخص بلایا اور یہی سوالات اس سے کئے اُس شخص اول کے بیان سے اختلاف کیا حضرت تکبیر کہی اور تیسرے کو بلایا بعدہ چوتھے ...... کو طلب کیا پہلے تو بہت کچھ نصیحت کی پھر ڈرایا پس اس نے اقرار کر لیا کہ بیشک انہوں نے اس کو قتل کیا ہے اور اسکا تمام مال لے لیا ہے فلاں مقام پر قریب کوفہ دفن ہے یہ سنکر حضرت نے پھر اُن پہلے لوگوں کو بُلایا اور فرمایا سچا سچا حال بیان کرو ورنہ میں سزا دونگا جو اصلی بات تھی وہ مجھپر ظاہر ہو گئی ہے سب نے خوف میں آکر اپنے جرم کا اقرار کیا حضرت نے مال کے رد کرنے کا حکم دیا اور چاہا کہ ان کو اس جرم کی سزا دیں لیکن مقتول کے فرزند نے خون معاف کر دیا؛

لوگوں نے دریافت کیا یا علیؑ حضرت داؤدؑ کا فیصلہ کیا تھا فرمایا حضرت داؤد ایک روز کچھ لڑکوں کی طرف سے گذرے جو کھیل میں مصروف تھے انہوں نے ایک لڑکے کو ماتَ

ہے کہا میری ماں نے فرمایا تو مجھے اپنی ماں کے پاس لے چل اس عورت سے پوچھا اے
کنیز خدا تیرے لڑکے کا کیا نام ہے کہا مات الدین پوچھا کیوں کہا اس کا باپ سفر کو چند
لوگوں کے ہمراہ گیا تھا اور میں حاملہ تھی پس وہ گروہ لوٹ آیا اور میرا شوہر نہ لوٹا جب
میں نے اس کی بابت سوال کیا تو کہا وہ مرگیا میں نے پوچھا اس کا مال کہاں ہے کہا
اس کے پاس کچھ نہیں تھا میں نے کہا کوئی وصیت کی تھی کہا ہاں اسے تیرے حاملہ ہونے
کا خیال تھا ہم سے مرتے دم کہا کہ اگر لڑکا پیدا ہو تو اُس کا نام مات الدین رکھنا اس لئے
میں نے یہ نام رکھا ہے حضرت داؤد نے کہا تو ان لوگوں کو پہچانتی ہے کہا ضرور فرمایا
میرے ساتھ ان کے پاس چل جب وہ لوگ حضرت داؤدؑ علیہ السلام کے سامنے آئے
تو اسی طرح فیصلہ کیا۔ چنانچہ خون اُن پر ثابت ہوا اور مال اُن کے پاس سے نکلا
فرمایا کہ آج سے اس لڑکے کو عاش الدین کہہ کر پکارنا۔ :۔:

قضیۂ ہفتاد و یکم

چھ آدمی فرات میں پیر رہے تھے کہ ایک ان میں سے ڈوب گیا دو شخص تو یہ کہتے تھے
کہ ان تین شخصوں نے ڈبویا ہے اور وہ تین یہ کہتے تھے کہ ان دو نے ڈبویا ہے حضرت
نے اس کی دیت کے پانچ حصے کر کے موافق شہادت دو پر تین حصے قائم کئے اور
تین پر دو :۔

قضیۂ ہفتاد و دوم

ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنے لڑکے کے ساتھ کوفہ بھیجا اتفاقاً وہ دونوں راستہ
میں لڑ پڑے لڑکے نے غلام کو مارا غلام نے اُسکو گالیاں دیں اور یہ دعویٰ کیا کہ وہ
لڑکا اس کا غلام ہے جب یہ قضیہ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس پہنچا تو حضرت نے
قنبرؓ سے فرمایا دیوار میں دو سوراخ بناؤ اور ان دونوں سے کہو کہ اپنے اپنے سر ان

تو کہا جلدی سے غلام کا سر کاٹ لے جو غلام تھا اس نے یہ سُنکر خوف سے اپنا سر اندر کی طرف کھینچ لیا اور دوسرا اسی طرح رہا پس حضرت نے اس غلام کو سزا دی اور اسکے مولا کی طرف لوٹا دیا اور فرمایا اگر اب ایسا کیا تو تیرا ہاتھ کاٹ ڈالوں گا۔

قضیۂ ہفتاد و سوم

عہد امیر المومنین علیہ السلام میں ایک شخص نے انصار کی ایک عورت سے تزویج کی جب رات آئی تو عورت نے کسی یار کو گھر میں بلا کر چھپا لیا اور شوہر کے داخل ہونے پر اسکو اشارہ کیا دونوں میں خوب مقابلہ ہوا آخر کار شوہر نے اس شخص کو قتل کر دیا یہ دیکھکر وہ عورت جھپٹی اور شوہر کو مار ڈالا۔ حضرت نے فیصلہ فرمایا کہ عورت بالعوض اپنے دوست کے تو دیت دے اور شوہر کے خون کے عیوض قتل کی جائے۔

قضیۂ ہفتاد و چہارم

ایک شخص نے مرتے دم اپنے ایک دوست کو دس ہزار درم سونپے اور وصیت کی کہ جب تم سے اور میرے لڑکے سے ملاقات ہو تو اس میں جو تم چاہو وہ اس کو دیدینا چنانچہ جب اس ملاقات ہوئی تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بتاؤ تم اُس لڑکے کو کتنا دوگے کہا ایکہزار درہم حضرت نے فرمایا اب تم اسکو نو ہزار درہم دو اور ایک ہزار خود لو کیونکہ جو تم نے چاہا وہ نو ہزار درہم ہیں۔

قضیۂ ہفتاد و پنجم

سے جاتے ہیں تم اسکی محافظت کرنا کچھ دیر بعد اسکو بھی کسی حاجت کے لئے جانے کی ضرورت ہوئی لہذا اس اونٹ کے چاروں پیروں میں رسی باندھ دی اور چلا گیا جب وہ دونوں شریک واپس ہوئے تو انہوں نے پیر کھولدیے اور کسی کام میں مشغول ہوگئے وہ دونوں پیروں سے لنگڑاتا ہوا چل رہا تھا کہ ایک کنوئیں میں گرگیا اور اس ہڈیاں ٹوٹ گئیں پس ان دونوں شریکوں نے اسکو نحر کیا اور گوشت فروخت کرڈالا جب وہ تیسرا شریک لوٹا کہا تم نے اُسے کیوں کھولا تھا اگر کھولا تھا تو حفاظت بھی کی چنانچہ یہ قضیہ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا فرمایا دونوں شریکوں کو لازم ہے کہ دو ثلث اس شخص کو دیں کیونکہ اس معاملہ میں اس سے کوئی کوتاہی نہیں ہوئی پس اس اونٹ کی چربی دو ثلث تھی تیسرے شریک کو دے دی گئی اور اس کا ایک ثلث حصہ ان دو میں تقسیم کیا گیا

قضیۂ ہفتاد و ششم

ایک عورت کسی شخص کی کنیز سے بہت مشابہ تھی پس وہ اُس شخص کے فرش پر رات کو جاکر سوگئی اور اُس شخص نے اس سے مجامعت کی امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مرد پر پوشیدہ طور سے حد جاری کی جائے اور عورت پر ظاہر بظاہر ز ز

قضیۂ ہفتاد و ہفتم

دو شخص ایک شخص کی بابت اسپر گواہ بنے کہ اس نے ایک زرہ چرائی ہے وہ شخص کہتا تھا تم اس پر حلف کرو اور یہ بھی کہتا تھا کہ اگر رسول اللہ زندہ ہوتے تو کبھی میرے ہاتھ کاٹنے کا حکم نہ دیتے پوچھا گیا کیوں کہا خدا ان کو خبر دیتا کہ میں بے قصور ہوں امیر المومنین علیہ السلام نے ان دونوں گواہوں کو بلایا اور فرمایا خدا سے ڈرو اور ظلم سے اس شخص کا ہاتھ نہ کاٹو لیکن کسی طرح نہ مانے تب حضرت نے کہا اچھا تم دونوں قسم کھاؤ جب دونوں لنے

کم سنائی کو قرد یا کم ... نے ایک شخص اسکو گرے اور دوسرا ہاتھ کاٹے وہ
لوگ اس ارادہ سے آگے بڑہے مگر پھر کچھ سوچ سمجھکر لوگوں کی بھیڑ میں غائب ہوکر
فرار کر گئے حضرت نے فرمایا اگر کوئی ان کو پکڑ لائے تو میں سزا دوں گا یہ اپنے
دعوے میں کاذب نکلے ؎؎

قضیۂ ہفتاد و ہشتم

ایکبار امیرالمومنین علیہ السلام کے سامنے دو شخص پیش کئے گئے جنہوں نے مال
خدا میں سرقہ کیا تھا ایک ان میں کا غلام تھا مال خدا سے اور دوسرا غلام تھا آدمیوں کے حصہ سے
حضرت نے فرمایا اس غلام پر جو مال خدا سے ہے کوئی حد نہیں کیونکہ بعض مال خدا نے
بعض کو کھا لیا لیکن دوسرے پر شدید حد جاری کیجائیگی پس اس کا ہاتھ قطع کر دیا گیا،

قضیۂ ہفتاد و نہم

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب عقبہ ابن عامر جہنی مرا تو بہت کچھ مال دمویشی
وغلام وغیرہ چھوڑے ان غلاموں میں اسکے دو غلام تھے ایک کو سالم اور دوسرے کو میمون
کہتے تھے ان دونوں غلاموں کے وارث اس کے چچا کے بیٹے ہوئے جنہوں نے ان دونوں کو
آزاد کر دیا ایک عورت امیرالمومنین کے پاس آئی اور کہا میں عقبہ کی زوجہ ہوں اور اس کے
چچازاد بھائی اس سے انکار کرتے ہیں اور اس کی گواہی سالم اور میمون نے دی پھر اس عورت
نے یہ بھی ظاہر کیا کہ وہ حاملہ ہے حضرت نے فرمایا اس کا حصہ میراث جدا کر کے رکھو اگر
اس کے لڑکا پیدا ہو تو اسکو اور اس کے لڑکے کو کچھ نہ دیا جائے کیونکہ ایسی حالت میں ان
دو غلاموں کی گواہی ہوگی اسلیے کہ اگر یہ لڑکا عقبہ ہی کا ہوگا تو یہ غلام عقبہ کے چچا کی اولاد کے
پاس نجائینگے بلکہ اس مولود کے حصے میں آئیں گے اور بنی عمام کا آزاد کرنا فضول ہوگا اور یہ

حصہ دیا جائے کیونکہ ایسی حالت میں اس کی زوجیت کی گواہی دوحروں کی طرف سے ہو جائیگی (یعنی سالم و میمون) جنکو آزاد کر دیا ہے اس شخص نے جو مستحق میراث تھا یعنے عقبہ کے بنی اعمام ؞ ؞

قضیہ ہشتادم

بادشاہ روم نے ایکمرتبہ معاویہ سے چند سوالات کئے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ لاشئے کیا چیز ہے معاویہ اس کے جواب میں حد درجہ متردد ہوا عمرو عاص نے رائے دی کہ ایک عمدہ گھوڑا علیؑ کے لشکر میں فروخت کی غرض سے بھیجدے اور لیجانے والے سے کہدے کہ جب قیمت دریافت کریں تو لاشئے کہے شاید اس صورت میں یہ مسئلہ حل ہو جائے جب وہ شخص امیر المومنینؑ علیہ السلام کے پاس گیا تو اُس وقت قنبرؓ بھی حضرت کیساتھ تھے فرمایا اے قنبرؓ اس کی قیمت معلوم کرو اس شخص نے کہا کہ اس کی قیمت لاشئے ہے فرمایا اے قنبرؓ اس گھوڑے کو اس سے لے لو اُس نے کہا لاشئے تو دیجئے حضرت نے فرمایا میرے ساتھ چل میں تجھے لاشئے دوں صحرا میں جاکر بالو کی طرف اشارہ کیا اور کہا اسکو اٹھالے یہی لاشئے ہے اس نے کہا کیونکر فرمایا خداوند فرماتا ہے یحسبہ الظمان ماءً حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئاً (سراب کو پیاسا پانی خیال کرتا ہے لیکن جب اس قریب جاتا ہے تو لاشئے پاتا ہے یعنی کچھ بھی نہیں پاتا) ؞ ؞

قضیہ ہشتاد و یک

ایک بار بادشاہ روم نے معاویہ کو لکھا اگر تم میرے چند سوالوں کا جواب دیدوگے تو میں تم کو خراج دونگا ورنہ تم کو خراج ادا کرنا ہوگا۔ معاویہ سے انکا کوئی جواب نہ بن پڑا اور امیر المومنین علیہ السلام سے جوابات لکھوا کر روانہ کئے ؛

سوال :- سب سے پہلے زمین پر کون شئے جنبش میں آئی۔

سوال :- اہل ارض کے لئے وقت غرق باعث امان کیا چیز ہے

جواب :- قوس قزح جب تک وہ آسمان پر دیکھی جائے۔

سوال :- وہ کون سے دروازے ہیں جو خدا نے ایک قوم کے لئے کھولے اور پھر بند کر دیئے اور اب کبھی نہ کھلیں گے۔

جواب کہکشاں

جب یہ جوابات بادشاہ روم نے پڑھے تو کہا یہ جوابات بجز خزانۂ نبوت اور کسی خزانہ سے نہیں نکلے ؛

قضیۂ ہشتاد و دوم

امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایکمرتبہ امیر المومنین علیہ السلام سے دریا کے مدوجزر کی بابت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ دریاؤں پر ایک فرشتہ مقرر ہے جس کو رومان کہا جاتا ہے پس جب وہ اپنا قدم دریا میں رکھ دیتا ہے تو پانی بڑھجاتا ہے اور جب نکال لیتا ہے تو کم ہو جاتا ہے ٭٭٭

قضیۂ ہشتاد و سوم

ایک شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے حسب ذیل سوالات کئے ؛

سوال :- پانی کا مزہ کیا ہے !

جواب :- زندگی کا مزا۔

سوال :- مشرق و مغرب میں کس قدر فرق ہے

جواب :- سورج کی ایکدن کی راہ۔

سوال :- وہ کون سے دو بھائی ہیں جو ایک دن پیدا ہوئے اور ایک ہی دن مرے مگر عمر برابر نہیں

جواب: عزیرؑ اور عزہ عزیر کو خدا نے سو برس مردہ رکھا اور پھر مبعوث کیا۔

سوال: وہ کون چیز ہے جس پر سورج صرف ایک لحظہ چمکا ہے؟

جواب: وہ بحر ہے جو بنی اسرائیل کے لئے پیدا کی گئی تھی؟

سوال: وہ کون انسان ہے جو کھاتا ہے مگر بول براز نہیں کرتا؟

جواب: جنین۔

سوال: وہ کیا شے ہے جس نے پیا تو زندہ تھی اور کھایا تو مردہ تھی

جواب: عصائے موسیٰ (بحالت عصا جادوگراں کی رسیوں کو کھایا اور شجر میں رہنے کی حالت میں عرق شجر پیا)

سوال وہ کونسی زمین ہے جو ایام طوفاں میں بلند ہوئی۔

جواب: زمین کعبہ

سوال: وہ کون شے ہے جس پر جھوٹ بولا گیا حالانکہ وہ از قسم جن ہے نہ انس

جواب: وہ بھیڑیا جس پر برادران یوسف نے جھوٹ بولا تھا۔

سوال: وہ کون شخص ہے جس پر وحی ہوئی حالانکہ نہ وہ جن سے ہے اور نہ انس سے

جواب: نحل (شہد کی مکھی) قولہ تعالیٰ واوحیٰ ربک الی النحل۔

سوال: وہ کونسی پاک زمین ہے جس پر نماز جائز نہیں

جواب: پشت کعبہ

سوال: وہ کونسا رسول ہے جو نہ جن سے ہے نہ انس سے نہ ملائکہ سے نہ شیطان سے

جواب: ہدہد سلیمان قولہ تعالیٰ اذهب بكتابي هذا

سوال: وہ کون مبعوث ہے جو نہ جن سے ہے نہ انس سے نہ ملائکہ سے نہ شیطان سے

جواب: غراب فبعث الله غرابا

... کا ایک بن چائیں باوجود ساتھ رہنے کے قرابت دموافقت نہیں

جواب: حضرت یونسؑ نبی اور حوت:۔

سوال:۔ قیامت کب ہوگی۔

جواب: جب سو منیں حاضر ہوں گے اور مدت پوری ہوجائے گی۔

قضیہ ہشتاد و چہارم

ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ دو یہودیوں نے انحضار آنحضرت سے پوچھا وہ کون ایک ہے جس کے لئے دوسرا نہیں وہ کون دوسرا ہے جس کے لئے تیسرا نہیں اسیطرح سو تک دریافت کیا حضرت نے حسب ذیل جوابات دیئے:۔

ایک جس کے لئے دوسرا نہیں ذات خدا ہے

دو آدمؑ و حواؑ ہیں۔

تین جبرئیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ ہیں کیونکہ یہ ملایکہ وحی ہیں:۔

چار۔ توریت و زبور انجیل قرآن

پانچ۔ نماز پنجگانہ جسکو خدا نے صرف ہمارے نبی اور انکی امت پر نازل فرمایا اس سے پہلے کسی نبی پر اور ہم سے پہلے کسی امت پر نازل نہ فرمایا

چھ خدا نے زمین و آسمان چھ دن میں پیدا کئے

سات۔ سات آسمان

آٹھ۔ آٹھ فرشتے حاملان عرش۔

دس عشرہ کاملہ فلک عشرہ کاملہ

گیارہ۔ وہ گیارہ ستارے جو حضرت یوسفؑ نے خواب میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھے تھے

بارہ۔ بارہ مہینے۔

تیرہ۔ حضرت یوسفؑ کا خواب میں گیارہ ستارے اور ایک چاند اور ایک سورج کا سجدہ کرتے دیکھنا تیرہ سے مراد گیارہ بھائی اور شمس و قمر۔

چودہ سے مراد ماں باپ ہیں۔

پندرہ۔ وہ سب کتابیں جو لوح محفوظ سے طرف سماء دنیا کے نازل ہوئیں

سولہ وہ صفوف ملایکہ جو گرد عرش ہیں

جنت لکھے ہوئے ہیں اگر یہ نہوتے تو آگ
زمین و آسمان کو جلا دیتی

اٹھارہ:۔ وہ پردے نور کے جو عرش و کرسی کے
درمیان قائم ہیں اگر یہ نہوتے تو آسمان و زمین
نور عرش سے جل جاتا۔

انیس وہ ملایکہ ہیں جو خازن جہنم ہیں۔

بیس:۔ وہ دن جنمیں خدا نے حضرت داود کے
لئے لوہا نرم کیا۔

اکیس

بائیس وہ تاریخ جس میں کشتی نوح کو قرار ہوا

تئیس وہ تاریخ جس میں میلاد عیسیٰ و نزول مائدہ
بنی اسرائیل پر ہوا

چوبیس وہ تاریخ جسمیں خدا نے بصارت یعقوب کو رد کیا

پچیس ۔خدا نے وادی مقدس میں حضرت
موسیٰ سے کلام کیا

چھبیس تاریخ پھینکے جانیکی حضرت ابراہیم کی آگ میں

ستائیس ۔ستائیس سال کی عمر میں خدا نے حضرت ادریس کو اٹھایا

اٹھائیس مدت قیام حضرت یونس بطن حوت میں

انتیس

تیس ۔ وہ تیس راتیں ہیں جنہیں حضرت موسیٰ سے وعدہ
کیا گیا تھا. فوعدنا موسیٰ ثلثین لیلۃ

چالیس ۔ ان راتونکی پوری میعاد واتممناھا بعشر

پچاس ۔خمسون الف سنۃ روز قیامت
کی مقدار

ساٹھ کفارہ افطار فمن لم یستطع فاطعام
ستین مسکینا

ستر ۔ سبعون رجلا لمیقاتنا۔

اسی ۔ فاجلدو ثمانین جلدۃ

نوے ۔ تسع وتسعون نعجۃ

سو ۔ فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ
جلدۃ ۔ زانی وزانیہ کو سو سو کوڑے لگاؤ

جب یہ جوابات ان یہودیوں نے سنے تو مشرف
باسلام ہوئے ایک ان میں کا جنگ
جمل میں اور دوسرا جنگ صفین
میں قتل ہوا۔

قضیۂ ہشتاد و پنجم

ایک سائل نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے حسب ذیل سوالات کئے

... ہیں یہ سے ہر ایک کے لئے اسکا صاحب موجود ہے
مگر زندہ نہیں۔

جواب:۔ شمس و قمر (شمس عربی زبان میں مونث ہے اور قمر مذکر)

سوال وہ کونسا نور ہے جو نہ سورج سے ہے نہ چاند سے نہ نجوم سے نہ مصابیح سے

جواب۔ وہ محمود نور جو خدا نے وادی تیہ میں حضرت موسیٰ پر بھیجا تھا۔

سوال وہ کونسی ساعت ہے جس کا شمار نہ دن میں ہے نہ رات کو۔

جواب۔ قبل طلوع شمس۔

سوال۔ وہ کون شخص ہے جس کا بیٹا اپنے باپ سے بڑا ہے۔

جواب:۔ وہ عزیرؑ ہیں جنکو خدا نے سو برس تک مردہ رکھا اور پھر مبعوث کیا پس جب وہ چالیس برس کے تھے تو بیٹا ایک سو دس برس کا تھا

سوال۔ وہ کون ہے جس کے لئے باپ نہیں۔

جواب حضرت عیسیٰؑ

سوال۔ وہ کون ہے جس کے لئے قبیلہ نہیں۔

جواب۔ حضرت آدمؑ

قضیۂ ہشتاد و ششم

ایک بار امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا گیا کیف اصبحت (آپنے کس حال میں صبح کی) فرمایا در آن حالیکہ میں صدیق اکبر ہوں فاروق اعظم ہوں وصی خیر البشر ہوں میں اول ہوں میں آخر ہوں میں ظاہر ہوں میں باطن ہوں میں ہر شے کا جاننے والا ہوں میں عین اللہ ہوں میں جنب اللہ ہوں میں امین اللہ ہوں مرسلین پر ہم سے خدا کی عبادت ہے ہم خدا کی طرف سے زمین و

یہ سنکر سائل نے تعجب کیا اور اس کی بابت زیادہ توضیح چاہی۔ فرمایا اول ہوں یعنی سب سے پہلے رسول اللہؐ پر ایمان لایا، میں آخر ہوں اس شخص کا جس نے چہرہ رسول اللہ پر پیدا ہو کر نظر ڈالی، ظاہر ہوں یعنے ظاہر کرنے والا اسلام کا، باطن ہوں یعنی بطین فی العلم ہوں میں ہر شے کو جانتا ہوں یعنی جو کچھ خدا نے اپنے نبیؐ کو خبر دی انہوں نے مجکو ان سب باتوں سے آگاہ کر دیا ہے، عین اللہ ہوں یعنی خدا کی آنکھ ہوں مومنین و کافرین پر، جنب اللہ ہوں یعنی جب ہر نفس کہیگا یا حسرتا یا فرطت فی جنب اللہ، پس جس نے میرے بارے میں تفریط کی ہوگی وہ خسارے میں رہے گا، اور جس طرح محمدؐ خاتم النبیین ہیں اسیطرح میں سید الوصیین ہوں اور خازن ارض اللہ اس حیثیت سے ہوں کہ میں ان سب باتوں کو جانتا ہوں جو رسول اللہ نے تعلیم فرمائی ہیں، میں زندہ کرنے والا ہوں سنت رسول اللہؐ کا اور مردہ کرنے والا ہوں بدعت کا، میں وہ زندہ ہوں اور نہیں مروں گا بقول تعالیٰ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون، جو لوگ راہ خدا میں قتل کر دیئے گئے ہیں انکو مردہ نہ جانو وہ زندہ ہیں خدا کی طرف سے رزق دیئے جاتے ہیں۔

اسی طرح ایکبار حضرت نے فرمایا میں نے زمین کو بچھایا میں نے پہاڑوں کو پیدا کیا اور اُن سے چشموں کو نکالا اور نہروں کو بہایا اور شجروں کو لگایا اور پھلوں کو پکایا بادلوں کو پیدا کیا، رعد کو گرجایا، بجلی کو روشن کیا، سورج کو چمکایا، چاند کو طالع کیا، نجوم کو نصب کیا میں بحر زاخر ہوں، میں نے زمین زمین کے پہاڑوں کو ساکن کیا میں نے پانی میں کشتیاں چلائیں، میں جنب اللہ ہوں، میں کلمۃ اللہ ہوں، میں قلب اللہ ہوں اور وہ دروازہ ہوں جس کے بارے میں ہے:

ادخلوا الباب سجدا نغفر لکم خطایاکم وسنزید المحسنین۔

میرے ساتھ اور میرے ہاتھوں پر قیامت قائم ہوگی میں اول اور ظاہر اور باطن

ہیں نے زمین کو پھیلایا یعنی میں اور میری ذریت سکون ارض کا باعث ہیں میں نے
پہاڑوں کو قائم کیا یعنی میری ذریت کے آئمہ ایسے مضبوط پہاڑ ہیں جن سے
زمین قائم ہے دریا بہانے سے مراد دریائے علم جو قلب امیر المومنینؑ میں ثابت ہے اور انکی
زبان پر جاری ہوا اور شق انہار سے یہ مراد ہے کہ اس سے ایسی نہریں نکلی ہیں
کہ جس نے ان سے تمسک کیا نجات پائی اور درخت لگانے سے مراد ذریت طیبہ ہے
پھل کھلانے سے مراد نیک اعمال ہیں بادلوں کے پیدا کرنے سے مراد سایہ ہے
اُس شخص کے لیئے جو سایہ چاہے انکے تمسک سے قطروں کے برسانے سے مراد حیات و
رحمت ہے آواز رعد سے وہ چیز مراد ہے جو از قسم حکمت سنی جاوے بجلی سے مراد یہ ہے کہ
ہم سے بشر روشنی حاصل کرتے ہیں سورج چمکانے سے مراد یہ ہے کہ ہم سے
ایک ایسا نور قائم ہے جو عالم پر روشنی ڈالتا ہے طلوع قمر سے مراد میری ذریت سے
مہدی علیہ السلام ہیں نصب نجوم سے مراد یہ ہے کہ ہم سے لوگ ہدایت پاتے
ہیں اور ہمارے نور سے روشنی چاہتے ہیں اور بحر تمقام فاخر سے مراد ہے کہ میں
امام امت اور عالم العلما اور حکیم الحکما اور قاید القادہ ہوں یعنی میرا علم بہتا ہے اور
پھر میری طرف لوٹ آتا ہے جیسے بحر کا پانی نشیب میں بہتا ہے اور پھر اسکی طرف
لوٹ آتا ہے اور کشتیاں چلانے سے مراد وہ آئمہ ہادی ہیں جو میری ذریت سے
ہیں اور پہاڑوں کے ساکن کرنے سے مراد فتنوں کا فرو کرنا اور اصول ضلالت کا
مٹانا ہے اور انا جنب اللہ قلب اللہ کلمۃ اللہ سے مراد سراج علم اللہ و انا باب اللہ
ہے یعنی جس نے میری طرف توجہ کی بخشدیا گیا اور میرے ہاتھوں پر قیامت قائم ہوگی
یعنی رجعت قبل قیامت خدا مدد کرے گا مومنین کی میری ذریت میں سے

فضائل مرتضوی

یہ کتاب مستطاب تالیفات سے جناب فیض مآب مولانا و مقتدانا علامہ فہامہ زبدۃ اعلام قدوہ فاضل کرام ذوی الاحترام جناب مولانا و مقتدانا مولوی مرزا باقر علی صاحب مرحوم و مغفور متضمن مناقب و معجزات ابو الائمۃ المعصومین جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہے مصنف ممدوح نے تمام حالات من ابتدائے روز ولادت تا یوم شہادت حضرت امیر المومنین امام المتقین ۷۹ معجزات کے قریب اس کتاب میں رقم فرمائے ہیں ۳۰ جز پر ہے جس کی قیمت عہ/ ہے

در المصائب ہر پنج جلد اردو

مصائب سید الشہدا مظلوم کربلا میں ایک نہایت بسیط کتاب ہے اسکے قابل مصنف جناب حاجی مرزا قاسم علی صاحب قبلہ لکھنوی مدظلہ العالی ہیں جنکی تصانیف سے بحر المصائب و مجمع المسائل ہیں حقیقت میں جیسا کہ مرزا صاحب کی تحریر مقبول ہوئی ہے وہ مقبول بارگاہ ایزدی ہونیکی کافی دلیل ہے کسقدر سچی روایتیں ہیں سبحان اللہ ممکن نہیں کہ کوئی اعتراض کر سکے نہایت ہی تحقیق و تفتیش کے ساتھ تحریر فرمائی ہیں سچ تو یہ ہے کہ اس عرق ریزی اور جانفشانی کا صلہ سوائے ائمہ ہدیٰ کے اور کون دیسکتا ہے ایک ایک فقرہ نشتر سے کم نہیں صفحہ الٹکر کہیں سے پڑھنا شروع کر دیجئے پھر آنسوؤں کا تار تھم